سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

(منگل 24، بدھ 25، جمعرات 26، جمعتہ المبارک 27، سوموار 30 اکتوبر، جمعرات 23، جمعتہ المبارک 24۔نومبر 2017)

(یوم الثلاثہ 3، یوم الاربعاء 4، یوم الخمیس 5، یوم الجمع 6، یوم الاثنین 9۔صفر المظفر، یوم الخمیس 4، یوم الجمع 5۔ربیع الاوّل 1439ھ)

سولہویں اسمبلی : بتیسواں، تینتیسواں اجلاس

جلد32(حصہ دوئم):شمارہ جات : 7تا11

جلد33:شمارہ جات : 1 تا 2

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بتیسواں اجلاس

منگل،24۔اکتوبر2017

جلد 32:شمارہ 7

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1۔	ایجنڈا ------------	323
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	327
3۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	328
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور منصوبہ بندی و ترقیات)	
4۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	329
5۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	364
6۔	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جوابات ------------	366
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
7۔	مسودہ قانون (ترمیم) ٹو بیکو وینڈ پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	367
8۔	مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017، مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017، اور مسودہ قانون (ترمیم) ترویج و انضباط نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	368
9۔	نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	370
10۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2004 تا 2008 اور 12-2011 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال 2004 تا 2008 اور	

	12-2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	371
11۔	حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2002 تا 2005، 09-2008 اور 13-2012 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	372
12۔	تحاریک استحقاق بابت سال 13-2012، 15-2014 اور 17-2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	373

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
13۔	ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	374
	تحاریک استحقاق	
14۔	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	379
	تحاریک التوائے کار	
15۔	پنجاب بھر میں مستحق افراد میں تقسیم کئے جانے والے جانوروں میں بے ضابطگیوں کا انکشاف (۔۔۔جاری)	379
16۔	فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے خصوصی بچوں کی پک اینڈ ڈراپ کی ٹرانسپورٹ بند	382
17۔	نان سروس سٹرکچر ملازمین سکیل 16 اور 17 کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ	384
18۔	صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری ادویات اور عطائیوں کی بھرمار	385
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
19۔	مسودہ قانون ریگولیشن آف پبلک انفراسٹرکچر پراجیکٹس پنجاب 2017 کو	

متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------ 386
مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)
20۔ مسودہ قانون ریگولیشن آف انفراسٹرکچر پراجیکٹس پنجاب 2017 ------------ 387
21۔ مسودہ قانون انندکارج پنجاب 2017 کو متعارف کرنے کے لئے
اجازت کی تحریک ------------ 387
مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)
22۔ مسودہ قانون انندکارج پنجاب 2017 ------------ 388
23۔ مسودہ قانون کلیننگ پروڈکٹس سیفٹی پنجاب 2017
کو متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------ 388
24۔ مسودہ قانون قبل از پیدائش جنس کا تعین پنجاب 2017 ------------ 389

نمبر شمار | مندرجات | صفحہ نمبر

25۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017 کو متعارف
کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------ 390
26۔ مسودہ قانون (ترمیم) ممانعت بچوں کی ملازمت پنجاب 2017
کو متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک ------------ 395
قراردادیں
27۔ پنجاب کے سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کے طلباء و طالبات
کے طبی معائنہ کے لئے قانون سازی کا مطالبہ ------------ 397
28۔ پنجاب میں عطائیت، تعویذ گنڈے اور جادو ٹونہ کو روکنے کے لئے
مؤثر قانون سازی کا مطالبہ ------------ 397
زیرو آور نوٹس

29۔ (کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا) ------------ 398

بدھ، 25۔اکتوبر 2017

جلد 32: شمارہ 8

30۔ ایجنڈا ------------ 401
31۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 405
32۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 406

سوالات (محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

33۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 407
34۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 449
35۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 467

تحاریک استحقاق

36۔ (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------ 479

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

تحاریک التوائے کار

37۔ تحصیل روجھان ضلع راجن پور کے 23 موضع جات
کو ضلع رحیم یار خان میں شامل کرنا ------------ 480
38۔ محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر میں خلاف ضابطہ اربوں روپے کی
ادویات کی خرید کا انکشاف ------------ 481
39۔ لاہور چڑیا گھر سیر کے لئے آنے والوں کی صحت کو شدید خطرہ لاحق ------------ 482
40۔ کورم کی نشاندہی ------------ 484

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)

41۔ مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017 ---------- 485

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

42۔ مسودہ قانون (تنسیخ) ڈیرہ غازی خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2017 ---------- 486

43۔ مسودہ قانون (ترمیم) تحفظ ماحول پنجاب 2017 ---------- 490

44۔ مسودہ قانون (ترمیم) (تشکیل، فرائض و اختیارات)
کریمینل پراسیکیوشن سروس پنجاب 2017 ---------- 500

45۔ مسودہ قانون (ترمیم) قیام امن عامہ پنجاب 2017 ---------- 506

46۔ مسودہ قانون (ترمیم) احترام رمضان پنجاب 2017 ---------- 512

47۔ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 ---------- 514

48۔ کورم کی نشاندہی ---------- 524

49۔ مسودہ قانون (ترمیم) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی 2017 (---جاری) ---------- 525

50۔ مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2017 ---------- 526

51۔ مسودہ قانون (ترمیم) کارکردگی، نظم و ضبط و احتساب
ملازمین پنجاب 2017 ---------- 534

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر

زیرو آور نوٹس

52۔ (کوئی زیرو آور نوٹس پیش نہ ہوا) ---------- 543

جمعرات، 26۔اکتوبر 2017

جلد 32: شمارہ 9

53۔	ایجنڈا -----------	547
54۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	549
55۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	550
	سوالات (محکمہ جات سکولز ایجوکیشن اور مال)	
56۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	551
57۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	588
58۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	597
	پوائنٹ آف آرڈر	
59۔	مظفر گڑھ میں سی ای او لاہور کی بجائے جنوبی پنجاب سے تعینات کرنے کا مطالبہ -----------	608
60۔	پنجاب میں مختلف محکموں کی قائم کمپنیوں پر ایوان میں بحث کا مطالبہ -----------	610
61۔	کورم کی نشاندہی -----------	614

جمعتہ المبارک، 27۔اکتوبر 2017

جلد 32: شمارہ 10

62۔	ایجنڈا -----------	619
63۔	تلاوت قرآن پاک وترجمہ -----------	621
64۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	622
نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سوالات (محکمہ پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر)	
65۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	623
66۔	کورم کی نشاندہی -----------	624

67۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 625

68۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 648

سوموار،30۔اکتوبر2017

جلد 32:شمارہ 11

69۔ ایجنڈا ------------ 669

70۔ تلاوت قرآن پاک وترجمہ ------------ 671

71۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 672

پوائنٹ آف آرڈر

72۔ روڈ بلاک ہونے کی وجہ سے معزز ممبران اسمبلی کو مشکلات کا سامنا ------------ 673

سوالات(محکمہ لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ)

73۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 674

74۔ نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------ 712

75۔ غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------ 725

رپورٹیں(میعاد میں توسیع)

76۔ مسودہ قانون(ترمیم) جیل خانہ جات اور نشان زدہ سوال نمبر8025 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------ 735

77۔ قواعد کی معطلی کی تحریک ------------ 637

نمبر شمار مندرجات صفحہ نمبر

قرارداد

78۔ صحافی احمد نورانی ودیگر پر حملوں کی پُرزور مذمت ------------ 638

تحاریک استحقاق

79۔ (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ------------ 739

تحاریک التوائے کار

80۔ پنجاب کی گندم برآمد کرنے میں محکمہ خوراک کی ملی بھگت سے اربوں روپے کے نقصان کا انکشاف ------------ 739

81۔ کورم کی نشاندہی ------------ 741

82۔ اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------ 742

جمعرات، 23۔نومبر 2017

جلد 33: شمارہ 1

83۔ اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ------------ 745

84۔ ایجنڈا ------------ 747

85۔ ایوان کے عہدے دار ------------ 749

86۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------ 757

87۔ نعت رسول مقبول ﷺ ------------ 758

88۔ چیئرمینوں کا پینل ------------ 759

تعزیت

89۔ سابق ایم پی اے چودھری لیاقت، میجر اسحاق (شہید) اور کشمیر میں بھارتی فوج کی بربریت کا نشانہ بننے والے شہداء کے لئے دعائے مغفرت ------------ 759

سوالات (محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور خزانہ)

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
90۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	763
91۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	796
92۔	کورم کی نشاندہی	------------	804
	جمعتہ المبارک، 24۔نومبر 2017		
	جلد 33: شمارہ 2		
93۔	ایجنڈا	------------	807
94۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	------------	809
95۔	نعت رسول مقبول ﷺ	------------	810
	سوالات (محکمہ جات امداد باہمی اور آبکاری و محصولات، انسداد منشیات)		
96۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	------------	811
97۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	------------	816
	رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)		
98۔	مسودہ قانون میڈیکل سپلائیز اتھارٹی پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	------------	824
	پوائنٹ آف آرڈر		
99۔	جمعتہ المبارک کے دن کو بلیک فرائی ڈے کے طور پر منانے والوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ	------------	825
100۔	قواعد کی معطلی کی تحریک	------------	828
	قرارداد		
101۔	نصاب تعلیم میں ختم نبوتؐ کے عنوان سے لازمی مضمون		

	شامل کرنے کا مطالبہ ------------	829
102۔	کورم کی نشاندہی ------------	832
103۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	833
104۔	انڈکس	

323

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔اکتوبر 2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اور منصوبہ بندی و ترقیات)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017.

Mian Mehmood-Ur-Rasheed: to move that leave be granted to introduce the Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017.

Mian Mehmood-Ur-Rasheed: to introduce the Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017.

2. The Punjab Anand Karaj Bill 2017.

Mr Ramesh Singh Arora: to move that leave be granted to introduce the Punjab Anand Karaj Bill 2017.

Mr Ramesh Singh Arora: to introduce the Punjab Anand Karaj Bill 2017.

3. The Punjab Cleaning Products Safety Bill 2017.

Mr Asif Mehmood: to move that leave be granted to introduce the Punjab Cleaning Products Safety Bill 2017.

Mr Asif Mehmood: to introduce the Punjab Cleaning Products Safety Bill 2017.

324

4. The Punjab Prohibition of Prenatal Sex Determination Bill 2017.

Mrs Kanwal Nauman:
Mrs Nabira Indleeb:
Mrs Raheela Khadim Hussain:
Mrs Shameela Aslam:
Mrs Shabeena Zikria Butt:
to move that leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Prenatal Sex Determination Bill 2017.

Mrs Kanwal Nauman:
Mrs Nabira Indleeb:
Mrs Raheela Khadim Hussain:
Mrs Shameela Aslam:
Mrs Shabeena Zikria Butt:
to introduce the Punjab Prohibition of Prenatal Sex Determination Bill 2017.

5. The Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

Dr Syed Waseem Akhtar: to move that leave be granted to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

Dr Syed Waseem Akhtar: to introduce the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

6. The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017.

Mian Mehmood-Ur-Rasheed: to move that leave be granted to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017.

Mian Mehmood-Ur-Rasheed: to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017.

7. The Punjab Restriction on Employment of Children (Amendment) Bill 2017.

Mrs Gulnaz Shahzadi: to move that leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Employment of Children (Amendment) Bill 2017.

Mrs Gulnaz Shahzadi: to introduce the Punjab Restriction on Employment of Children (Amendment) Bill 2017.

325

حصہ دوئم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 17۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈے سے زیر التوا قرارداد)

محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** اس ایوان کی رائے ہے کہ ہر سرکاری ملازم کو اس کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر باقاعدہ بذریعہ تقریب اس کی پنشن بک اور تمام واجبات یکمشت ادا کر دیئے جائیں تاکہ بعد از ریٹائرمنٹ اس کو دفاتر کے چکر نہ لگانے پڑیں۔

2۔ **محترمہ حنا پرویز بٹ:** اس ایوان کی رائے ہے کہ محکمہ زکوٰۃ کی طرف سے مستحق طلباء و طالبات کے رُکے ہوئے وظائف فوری جاری کئے جائیں تاکہ وہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکیں۔

3۔ **ڈاکٹر نجمہ افضل خان:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں طلباء و طالبات کے سالانہ طبی معائنہ کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

4۔ **محترمہ نگہت شیخ:** اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائیت، تعویذ گنڈے اور جادو ٹونہ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے اور اس کی تشہیر پر مکمل پابندی عائد کی جائے نیز اس گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

327

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا بتیسواں اجلاس

منگل، 24۔اکتوبر 2017

(یوم الثلاثہ، 3۔صفر المظفر 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 59 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِO

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا
مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَاۤ اِصۡرًا كَمَا حَمَلۡتَهٗ عَلَى الَّذِيۡنَ
مِنۡ قَبۡلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعۡفُ عَنَّا ٚ وَاغۡفِرۡ لَنَا ٚ وَارۡحَمۡنَا ٚ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا
فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۸۶﴾

سُوۡرَةُ البَقَرَة آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار! جتنا بوجھ

اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے در گزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نئیں کوئی اوقات اوگنہار دی
جیہو جئی وی ہاں میں ہاں سرکارؐ دی
کیوں پھراں میں منگتیاں توں منگدی
میں تے منگتی ہاں خدا دے یارؐ دی
میرے گھر وچ لہراں بہراں ہو گیئاں
کیتی جد توں نوکری سرکارؐ دی
جو ملی عزت نیازی جگ تے
مہربانی ہے اے سب سرکارؐ دی
نئیں کوئی اوقات اوگنہار دی
جیہو جئی وی ہاں میں ہاں سرکارؐ دی

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور منصوبہ بندی وترقیات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری اور منصوبہ بندی وترقیات سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 8413 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے جسے pending کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی request آئی ہے۔ اگلا سوال نمبر 8518 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8768 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8572 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا سوال ہے حیرانگی کی بات ہے کہ لیکن ان کی طرف سے یہ request آئی ہے کہ ان کے سوال کو pending کر لیا جائے کیونکہ وہ اسلام آباد جا رہے ہیں تو اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9304 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے تو اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8970 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9069 میاں محمد رفیق کا ہے۔ سب سے بڑا عجوبہ تو یہ ہوا ہے کہ وہ بھی نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9072 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات: محکمہ جنگلات میں بھرتی کی تفصیل

*9072: میاں طارق محمود: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2017 ضلع گجرات میں فارسٹ گارڈ اور فارسٹ رینج آفیسر بھرتی کئے گئے ہیں، اس کا کیا معیار تھا، بھرتی کرنے والی کمیٹی میں کون کون آفیسر شامل تھے اور بھرتی والے فارسٹ رینج آفیسر اور فارسٹ گارڈ کی کل کتنی پوسٹیں تھیں اور کتنے افراد کو ان پوسٹوں پر بھرتی کیا گیا، ان کی تعلیم، نام، ولدیت اور پتاجات بتائیں؟

(ب) جن امیدواروں نے بھرتی میں حصہ لینے کے لئے درخواستیں دیں ان کی تعلیم مع نام بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف)

1) گجرات فارسٹ ڈویژن میں سال 2017 میں 21 فارسٹ گارڈز بھرتی کئے گئے۔ یہ بھرتی ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے عین مطابق کی گئی۔ جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل طریق کار وضع کیا گیا ہے:

i) قومی اخبارات میں باقاعدہ بھرتی کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ خواہش مند امیدواران متعلقہ DFO کو درخواستیں جمع کراتے ہیں۔

ii) تعلیمی معیار برائے فارسٹ گارڈ ایف اے / ایف ایس سی مع میٹرک (سائنس) کم از کم سیکنڈ ڈویژن۔

iii) جسمانی معیار: قد="5-'6"، چھاتی="34-"32"

iv) انٹرویو فارسٹ گارڈز بھرتی کرنے والی سیکرٹری جنگلات کی تعین کردہ کمیٹی کرتی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل ممبرز شامل ہوتے ہیں اور یہ کمیٹی انٹرویو کرتی ہے اور معیار مذکورہ بالا کی باقاعدہ تصدیق کرتی ہے:

(الف) ڈویژنل فارسٹ آفیسر گجرات (چیئرمین کمیٹی)

(ب) ڈویژنل فارسٹ آفیسر گوجرانوالہ (ممبر)

(ج) نمائندہ سیکرٹری محکمہ جنگلات پنجاب لاہور (سیکشن آفیسر جنرل) (ممبر)

نوٹیفکیشن برائے کمیٹی ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

v) کامیاب امیدواران کو اطلاع کر دی جاتی ہے۔

vi) کامیاب امیدوار کا میڈیکل فٹنس ٹیسٹ متعلقہ ضلع کا MS کرتا ہے۔

vii) جس کے بعد متعلقہ DFO آرڈر جاری کرتا ہے۔

2) گجرات فارسٹ ڈویژن میں اکیس پوسٹیں برائے فارسٹ گارڈز خالی تھیں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام مع ولدیت، تعلیم اور پتاجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3) رینج فارسٹ آفیسر کی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کرتا ہے۔ گجرات فارسٹ ڈویژن میں کوئی رینج فارسٹ آفیسر بھرتی نہ کیا گیا ہے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (الف) میں ہے کہ گجرات فارسٹ ڈویژن میں سال 2017 میں 21 فارسٹ گارڈ بھرتی کئے گئے۔ یہ بھرتی ریکروٹمنٹ پالیسی 2004 کے عین مطابق کی گئی جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس میں مندرجہ ذیل طریق کار وضع کیا گیا ہے۔ نیچے اس کے ذیلی جز iii میں ہے کہ جسمانی معیار: قد ½5 فٹ اور چھاتی "34-"32 ہے۔

جناب سپیکر! یہ پالیسی 2004 میں بنائی گئی تھی جس کا چیئرمین ڈویژنل فارسٹ آفیسر ہے۔ میں اس طرف تو نہیں جاتا کہ یہ کہیں گے کہ ہمارے پاس اس کا جواب نہیں ہے لیکن اس وقت محکمہ فارسٹ کے زیادہ تر ڈی ایف او کرپشن میں involve ہیں۔ کئی کے خلاف ایف آئی آرز درج ہیں اور کچھ کے خلاف انکوائریاں چل رہی ہیں تو 2004 سے لے کر آج تک کیا 2004 کی پالیسی ہی چلے گی؟ اگر کسی بچے نے بی اے یا ایم اے کیا ہوا ہے اور اس کا آدھا انچ قد کم ہے تو اس کی کیا غلطی ہے کہ آج بھی ہم 2004 والے قانون کو لے کر بیٹھے ہوئے ہیں، کوئی تبدیلی کرنا چاہتے ہیں، اس کو revise کرنا چاہتے ہیں اور کیا اپنے محکمہ کی طرف دیکھنا چاہتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش یہ ہے کہ 2004 میں جو قانون بنا تھا ابھی تک اُسی پر عمل ہو رہا ہے اگر کوئی نئی ترمیم آجائے اُس کے بعد جو معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ چھوٹے قد کو اہلیت ہو تو قانون کے مطابق معاملہ حل ہو جاتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ہم جو بھی یہاں بات کرتے ہیں وہ لوگوں کے حقوق کی بات ہوتی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک بندے بھرتی ہوئے ہیں وہ بے چارہ جس کا قد تھوڑا سا کم ہے اُس کی کیا غلطی ہے؟ اُس نے خود تو قد نہیں بنایا یہ جو قد کی قدغن لگی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال ہے کہ اس کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتے ہیں اور اس پالیسی کو review کرنا چاہتے ہیں؟ جس کی وجہ سے ایک بندہ جس نے ایم اے کیا ہو، اُس کی اہلیت ہو لیکن اس وجہ سے نکال دیا جائے کہ اس کا قد آدھا انچ کم ہے۔2004 سے اب تک جن بے چاروں کا قد کم ہے اُن کی جتنی بھی qualification ہو وہ بیٹھے رہیں میرا معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ سوال ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ابھی تک تو 2004 والا معاملہ چل رہا ہے اگر معزز ممبر اس پر کوئی نئی بات movement کریں اس پر سوچا جا سکتا ہے۔ باقی ہم نے اس پر پوری وضاحت کر دی کہ کس طریقے سے بھرتی ہوتی ہے اور کس طرح اس کے لئے پوری کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) معین نواز وڑائچ: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ فوج کے اندر یا پولیس کے اندر قد کا چھاتی کا جو ایک standard دیا گیا ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن ایک جو Forest Guard ہے اُس کے لئے قد چھاتی کا کیا مسئلہ ہے اگر ایک بندے کا قد یا چھاتی تھوڑی کم ہے تو Forest Guard کے لئے اُس کا کیا مسئلہ ہے وہ کیوں بھرتی نہیں ہو سکتا یا باقی جو دیگر اس طرح کے محکمے ہیں؟

جناب سپیکر: مجھے بھی آپ کے سوال کی سمجھ نہیں آئی میں کیا کروں؟ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! Forest Guard بھی تو وہی کام کرتا ہے جو پولیس کا سپاہی کرتا ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں جو Forest DFO کرپشن میں ملوث ہیں وہی بھرتی کر رہے ہیں کیا انہوں نے کوئی معیار بنایا ہوا ہے کہ جب یہ بھرتی کا نوٹیفکیشن ہوا، 2004 کی پالیسی چل رہی ہے اور اُن لوگوں کو پھر وہی اختیار ہے کہ وہ بھرتی بھی کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: میاں صاحب! میری بات سنیں جن کا آپ ذکر کر رہے ہیں جو آپ بات کر رہے ہیں اُس کے لئے پہلی بات یہ ہے کہ اُس کے متعلق آپ کو سوال میں کچھ پوچھنا چاہئے تھا اور دوسری بات یہ ہے کہ آپ ماشاءاللہ سمجھدار ہیں اور آپ نئے ممبر نہیں ہیں میرے خیال میں شاید آپ اس ایوان کے 1985 سے بھی پہلے کے ممبر چلے آرہے ہوں۔ پالیسی انہوں نے تو نہیں بنانی پالیسی تو آپ بناتے ہیں قانون آپ بناتے ہیں اور 2004 کے قانون میں تبدیلی آپ نے کرنی ہے محکمہ تو نہیں کر سکتا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا کہ یہ پالیسی سیکرٹری فارسٹ نے بنائی ہے اس لئے میں اُس کا ذکر کر رہا ہوں کہ اس پالیسی کو review کریں اور وہ بندہ جو administrative post پر بیٹھا ہوا ہے، جس کے سائن ہیں، وہ کرپشن میں involve ہے تو پھر اسے exempt کریں یہ اسمبلی میں بات ہو رہی ہے ۔ جو معیار بنایا ہے یہ سیکرٹری فارسٹ نے بنایا ہے میرے پاس اس کی چٹھی موجود ہے انہیں چاہئے کہ اسے review کریں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! involvement کی بات اور ہے اگر وہ ثابت ہو گیا ہے کہ وہ کرپٹ ہیں پھر آپ کسی کے بارے میں بات کر سکتے ہیں ورنہ involve ہونے کی بات ٹھیک نہیں ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر پالیسی میں تبدیلی چاہتے ہیں تو اس کو اسمبلی میں لائیں اس میں تبدیلی کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جب پالیسی سیکرٹری فارسٹ نے بنائی ہے تو اسمبلی اُس کو کیسے تبدیل کرے گی۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری کچھ خدا کا خوف کریں بات صحیح کریں۔ سیکرٹری صاحب اُس کو

review کر لیں۔ آپ یہ کہیں کہ ہم اس میں review کرتے ہیں اس میں عوام کی بہتری ہے اچھے لوگ آگے آئیں گے اس میں کیا فرق پڑھتا ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اُن کی بات غور سے سن لیں جو وہ کہہ رہے ہیں۔ اگلا سوال جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9085 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں شجر کاری کے لئے فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9085: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات وتعمیرات کے تحت ہر نئی بننے والی سڑک کے تخمینہ میں سڑک کنارے شجر کاری کے لئے اخراجات شامل ہوتے ہیں اور سڑک کے کناروں پر درخت لگانے کے لئے مختص یہ فنڈز محکمہ جنگلات کو ٹرانسفر کر دیئے جاتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو سال 14-2013، سال 15-2014 اور سال 16-2015 کے دوران ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ مواصلات وتعمیرات کی جانب سے محکمہ جنگلات کو کس کس سڑک کے کنارے شجر کاری کے لئے کتنی رقم منتقل کی گئی؟

(ج) محکمہ جنگلات کی طرف سے اس رقم کی وصولی سے اور ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے درخت کس کس سڑک پر لگائے گئے، تفصیلات سے آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) جی ہاں! تاہم سال 16-2015 میں صرف خادم پنجاب رورل روڈز پروگرام کے تحت بننے والی سڑک پیر محل رجانہ روڈ تا چک نمبر 306 گ۔ب۔ ٹوبہ کھمانہ والا روڈ پر شجر کاری کے لئے فنڈز ٹرانسفر کئے گئے۔

(ب) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سال 14-2013 اور 15-2014 میں کسی نئی بننے والی سڑک پر شجر کاری کے لئے فنڈز محکمہ جنگلات کو ٹرانسفر نہ کئے گئے اور نہ ہی شجر کاری کروائی گئی۔ البتہ سال 16-2015 میں خادم پنجاب رورل روڈز پروگرام کے تحت بننے والی سڑک پیر محل رجانہ روڈ تا چک نمبر 306 گ۔ب۔ ٹوبہ کھمانہ والا روڈ پر شجر کاری کے لئے مبلغ 71,29,800/-روپے دیئے گئے تھے۔

(ج) محکمہ جنگلات نے مہیا کردہ فنڈز سے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سڑک پیر محل رجانہ روڈ تا چک نمبر 306 گ۔ب۔ ٹوبہ کھمانہ والا روڈ براستہ چک نمبر 347 گ۔ب کے کناروں پر 16830 عدد پودا جات 51 ایونیو کلومیٹر رقبہ پر 01 تا 04 قطاروں میں از قسم جامن، نیم، کونوکارپس اور بکائن کے لگائے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ 16-2015 میں مبلغ۔/71,29,800 روپے کے فنڈز دیئے گئے اور جز(ج) میں انہوں نے بتایا ہے کہ اس فنڈ سے 16830 پودے لگائے گئے اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ جو پودے لگائے گئے تھے اس کی کیا کوئی تحقیقات یا physically تصدیق کی گئی ہے کہ یہ پودے لگائے بھی گئے ہیں یا نہیں اور کیا یہ پودے محکمہ نے خود لگوائے تھے یا ٹھیکہ پر لگائے تھے؟

جناب سپیکر: جو پودے لگائے گئے ہیں اُس کی تو تفصیل انہوں نے دے دی ہے لیکن اب جو اس وقت پوزیشن ہے وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! پودے لگائے گئے ہیں، پودے لگے ہوئے ہیں اگر ان کے پاس کوئی ایسا معاملہ ہے کہ پودے نہیں لگائے گئے تو اس پر معزز ممبر صاحبہ complaint کریں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں اپنا سوال تبدیل کر کے پوچھ لیتی ہوں۔ کیا محکمہ کے پاس کوئی ایسا چیک اینڈ بیلنس کا نظام ہے کہ جو فنڈز پودے لگانے کے لئے دیا جاتا ہے وہ اُسی پر خرچ ہو جو رپورٹ میں پیش کر دیا جاتا ہے۔ کیا کوئی چیک اینڈ بیلنس کا ایسا نظام ہے کہ 16830 پودے لگے ہیں، اُن کی growth ہو رہی ہے اور اب اس کی کیا پوزیشن ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتادیں کہ ہم نے 16830 پودے ٹھیک لگائے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! محکمے نے payment کی ہے پودے ٹھیک لئے ہیں اور ٹھیک لگائے گئے ہیں اور معزز ممبر صاحبہ کے پاس کوئی complaint ہے تو یہ اُس کی نشاندہی فرمائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! محکمہ نے payment کرنی ہوتی ہے وہ کر دیتا ہے لیکن کام نہیں ہوتا۔ اس کے لئے نشاندہی میری ذمہ داری نہیں ہے یہ تو محکمہ کی ذمہ داری ہے کہ جب وہ پیسے دے رہا ہے تو وہ دیکھے کہ جس چیز کے پیسے دے رہا ہے وہ کام ہوا ہے یا نہیں ہوا؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ بتائیں کہ اتنے پودے لگے ہیں اتنے نہیں لگے میں پھر اُن سے پوچھوں کہ اتنے پودے لگے ہیں اتنے کہاں گئے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ تو محکمے کا ہی کام ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب عبدالقدیر علوی کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9100 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب عبدالقدیر علوی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں راجباہوں، نہروں کے کناروں پر درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*9100: **جناب عبدالقدیر علوی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں اور راجباہوں کے کناروں سے تمام پرانے درخت کاٹ لئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں، راجباہوں اور سیم نالوں کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ان جگہوں پر شجر کاری کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) جو درخت اپنی عمر پوری کرکے یا کسی بیماری کی وجہ سے خشک ہو جاتے ہیں انہیں نیلام کرکے کاٹ دیا جاتا ہے اور ریونیو خزانہ سرکار میں جمع کروا دیا جاتا ہے۔ باقی درخت موقع پر موجود ہیں۔

(ب) یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں راجباہوں کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے۔

(ج) جی ہاں! محکمہ کا نہروں اور راجباہوں کے کناروں پر شجر کاری کا ارادہ ہے۔ محکمہ نے اس کی شجر کاری کے لئے منصوبہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو ارسال کیا لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے یہ منصوبہ

ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ ہو سکا۔ محکمہ کوشش کر رہا ہے کہ اس سال گورنمنٹ کی طرف سے فنڈز مہیا کئے جائیں تاکہ شجرکاری کی جاسکے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں سے درختوں کو اُکھاڑنے کا ذکر کیا گیا۔ آپ کے حلقے میں بھی گندیاں، دھوپ سڑی گاؤں سے اور میرے حلقے میں بھی پندرہ سال پہلے درخت اُکھاڑے گئے تھے آج تک ایک درخت نہیں لگا۔ نہر کے دونوں کنارے خالی پڑے ہیں اور جنگل کا نام ونشان مٹ چکا ہے وہاں سارا دن بھینسیں چرتی ہیں ڈیپارٹمنٹ والے explain کریں گے کہ وہاں پر آج تک درخت لگانے کی کیوں کوشش نہیں کی گئی سارے پرانے درخت اُکھاڑ دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: انیس صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب کو بتائیں نہر کا نام لیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! اپر باری دوآب، اُسے سنٹرل باری دوآب بھی کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اپر باری دوآب جو چھانگا مانگا کو سیراب کرتی ہے معزز ممبر فرمارہے ہیں کہ اُس کے دونوں اطراف کوئی درخت نہیں لگایا گیا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو پودے عمر پوری کر چکے ہیں اور کسی بیماری کی وجہ سے ختم ہو گئے ہیں تو اُن کو کاٹ دیا گیا ہے اور اس پر محکمہ کی طرف سے لکھا گیا ہے کہ وہاں پر دوبارہ شجرکاری کر دی گئی ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! پندرہ سے بیس سال ہو گئے ہیں کوئی درخت نہیں لگایا گیا پرانے درخت کاٹنے کے بعد نئے درخت نہیں لگائے گئے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! جو معزز ممبر پوچھ رہے ہیں وہ صحیح کہہ رہے ہیں میں اُن کی بات کی تائید کرتا ہوں۔ آپ اپنے محکمہ سے رپورٹ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اگر وہاں پر پودے نہیں لگائے گئے تو اُس کی کیا وجوہات ہیں وہ معلومات انہیں بتا دی جائیں گی۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی نہروں کے کناروں پر شجر کاری کی وسیع گنجائش موجود ہے اور ساتھ ہی کہا گیا ہے شجر کاری کا ارادہ ہے۔ محکمہ نے اس کی شجر کاری کے لئے منصوبہ محکمہ پی اینڈ ڈی کو ارسال کیا گیا۔ اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ منصوبہ پی اینڈ ڈی کو کس سال اور کب بھیجا گیا اور اس کا تخمینہ لاگت کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ نے جو منصوبہ پی اینڈ ڈی کو بھیجا ہے اس کی لاگت کیا ہے اور اس وقت کس پوزیشن میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! فنڈز کے لئے لکھ دیا گیا اور پی اینڈ ڈی کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ وہ فنڈز پچھلے سال نہ آسکے اس دفعہ دوبارہ پھر کہا گیا ہے۔ یہ ویسے fresh question بنتا ہے لیکن ہم ان کو معلومات فراہم کر دیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو expedite کروائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! جب یہ جواب کے اندر لکھ رہے ہیں کہ فنڈز کے لئے بھیجا گیا ہے تو ان کو مکمل جواب دینا چاہئے تھا کہ کس سال بھیجا گیا ہے، کتنے فنڈز کے لئے بھیجا ہے اور یہ کب تک approve ہو جائے گا؟

جناب سپیکر: کون سے سال میں بھیجا ہے اور اب کیا پوزیشن ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ہم نے پی اینڈ ڈی کو بھیج دیا ہے ابھی تک ان کا جواب موصول نہیں ہوا جونہی ہمیں جواب موصول ہو گا تو ان کو معلومات فراہم کر دی جائیں گی۔

جناب سپیکر: کون سے سال میں بھیجا تھا اور کتنے فنڈز کے لئے بھیجا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! فنڈز کی تفصیل علیحدہ ہے اور بقایا معلومات ان کو فراہم کر دی جائیں گی۔ ابھی تک وہاں سے جواب نہیں آیا۔

جناب سپیکر: آپ صرف یہ بتادیں کہ آپ نے کتنے فنڈز مانگے ہیں، کون سے سال اور کون سے مہینے میں مانگے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! سوال میں یہ پوچھا نہیں گیا لیکن ہم پتا کر کے بتادیں گے۔

جناب سپیکر: وہ ضمنی سوال میں یہ پوچھ سکتے ہیں کہ کب بھیجا اور اس کی پوزیشن کیا ہے؟ یہ پوچھنا ان کا حق ہے آپ ذرا پتا کر لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! ان کا محکمہ لکھ کر بھیج رہا ہے، فنڈز کی ڈیمانڈ کر رہا ہے لیکن پتا نہیں ان کا محکمہ کیا کر رہا ہے، ان کو یہ نہیں پتا کہ ہم کیا مانگ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ان کو ساری تفصیلات بتادی جائیں گی۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 9189 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 9246 محترمہ شنیلا رُوت کا ہے لہٰذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے کیونکہ وہ ملک سے باہر ہیں۔ اگلا سوال جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9282 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کا رقبہ اور ناجائز قابضین

کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9282: جناب محمد عارف عباسی : کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل کتنا رقبہ محکمہ جنگلات کی ملکیت ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین پر مختلف جگہوں پر غیر قانونی طور پر ناجائز قبضہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین اس غیر قانونی قبضہ میں شامل ہیں؟

(د) محکمہ جنگلات کی ضلع راولپنڈی میں کل کتنی زمین پر ناجائز قبضہ اور مقدمات جات ہیں تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول رقبہ 1,43,622 ایکڑ پر مشتمل ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	رقبہ
1۔	مری فارسٹ ڈویژن	47285 ایکڑ
2۔	راولپنڈی شمالی فارسٹ ڈویژن	69699 ایکڑ
3۔	راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن	26638 ایکڑ
	میزان	143622 ایکڑ

(ب) یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں زیر جنگلات رقبہ تعدادی 1857 ایکڑ اراضی پر کچھ جگہوں پر غیر قانونی طور پر ناجائز قبضہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	رقبہ نوتوڑ اراضی	کیفیت
1	مری فارسٹ ڈویژن	269 ایکڑ	تمام ناجائز قابضین کو سرکاری زمین کی واگزاری نوٹس ہائے جاری کر دیئے گئے ہیں۔
2	راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن	1588 ایکڑ	راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن میں پرائیوٹ ہاؤسنگ سوسائیٹز کے تجاوزات کے خلاف سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور سول کورٹ میں کیسز زیر سماعت ہیں۔
	میزان	1857 ایکڑ	

(ج) درست ہے۔ چیف منسٹر انسپکشن ٹیم کی سفارشات پر ڈائریکٹر جنرل انٹی کرپشن ملوث ملازمین کے خلاف انکوائری کر رہے ہیں۔

(د) ضلع راولپنڈی کے زیر انتظام جنگلات کا 1857 ایکڑ اراضی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہیں اور 39 مقدمات سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور سول کورٹ میں زیر سماعت ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارسٹ ڈویژن	رقبہ نو توڑ اراضی	تعداد مقدمات	کیفیت
1	مری فارسٹ ڈویژن	269 ایکڑ	23	تمام ناجائز قابضین کو سرکاری زمین کی واگزاری نوٹس ہائے جاری کئے گئے ہیں جن میں سے کچھ قابضین نے راولپنڈی کی مختلف عدالتوں میں محکمہ کے خلاف سول مقدمات دائر کئے ہوئے ہیں جو کہ زیر سماعت ہیں۔
2	راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن	1588 ایکڑ	16	راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن میں 1588 ایکڑ سرکاری رقبہ جات تجاوز ہیں فارسٹ ڈویژن جن پر پرائیویٹ ہاؤسنگ سوسائٹیز نے قبضہ کیا ہوا ہے محکمہ نے ان کے خلاف مقدمات سپریم کورٹ، ہائی کورٹ اور سول کورٹ میں دائر کئے ہیں جو کہ زیر سماعت ہیں۔
	میزان	1857 ایکڑ	39	

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی زمین پر مختلف جگہوں پر غیر قانونی طور پر ناجائز قبضہ ہے؟ اس کا جواب آیا کہ یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں زیر جنگلات رقبہ 1857 ایکڑ اراضی پر کچھ جگہوں پر غیر قانونی طور پر ناجائز قبضہ ہے جس کی تفصیلات بھی دی گئی ہیں۔ مری فارسٹ ڈویژن میں 269 ایکڑ پر ناجائز قبضہ ہے۔ تمام ناجائز قابضین کو سرکاری زمین واگزاری کے لئے نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ یہ قبضہ کب سے ہے، نوٹس کب جاری کئے گئے ہیں اور ان نوٹس کے جواب میں اب تک کیا کارروائی ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! پچھلے سال 2016 میں نوٹس جاری ہوئے ہیں اور مزید کارروائی جاری ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دوبارہ دہرا دیتا ہوں۔ پہلا یہ ہے کہ ان جگہوں پر قبضہ کب سے ہے، دوسرا جزیہ ہے کہ نوٹسز کب جاری کئے گئے اور تیسرا جزیہ ہے کہ نوٹسز کے جواب میں اب تک کیا کارروائی ہوئی؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ابھی اس کی detail میرے پاس نہیں ہے کل اس کی تفصیل دے دی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! سوال نمبر 9283 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کے ملازمین کی تعداد اور ملازمین کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*9283: **جناب محمد عارف عباسی:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی محکمہ جنگلات کے کل ملازمین کی تعداد سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین کی ملی بھگت سے کروڑوں روپے کی لکڑی غیر قانونی طریقے سے ضلع راولپنڈی کے جنگلات سے فروخت ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی کے جنگلات سے لکڑی کی غیر قانونی کٹاؤ میں محکمہ کے ملازمین ملوث ہیں؟

(د) یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) ضلع راولپنڈی کے زیر انتظام محکمہ جنگلات کے کل ملازمین کی تعداد 578 ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فارسٹ ڈویژن	تعداد ملازمین
مری فارسٹ ڈویژن	196
راولپنڈی شمالی فارسٹ ڈویژن	182
راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن	84
ٹمبر ایکسٹریکشن ڈویژن راولپنڈی	116
میزان	578

(ب) یہ درست نہ ہے اگر کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جائے تو متعلقہ ملازمین کے خلاف سخت سے سخت قانونی، تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) ضلع راولپنڈی محکمہ جنگلات کے ملازمین جو کہ غیر قانونی کٹائی میں ملوث ہیں ان کے خلاف باضابطہ انکوائری کے بعد ریکوریز ڈالی جاتی ہیں جو کہ باقاعدگی سے محکمہ جنگلات کے فارم نمبر 11 میں اندراج کی جاتی ہیں جو کہ ملوث ملازمین کی ماہانہ تنخواہ سے بدستور کاٹی جاتی ہیں یہ عمل جاری ہے۔

(د) یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات ضلع راولپنڈی جن ملازمین کے خلاف بسلسلہ غیر قانونی کٹاؤ، چوری درختاں میں ملوث پائے گئے ان کی تعداد 85 ہے ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فارسٹ ڈویژن	تعداد ملوث ملازمین	تفصیل و تادیبی کارروائی
مری فارسٹ ڈویژن	11	یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات ضلع راولپنڈی کے ملازمین جو کہ غیر قانونی لکڑی کٹائی راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن میں ملوث
راولپنڈی شمالی فارسٹ ڈویژن	56	پائے گئے جن کو باضابطہ انکوئری کے بعد ریکوریز ڈالی گئیں اور بعض ملازمین کی سالانہ ترقی محدود مدت کے لئے روک دی گئیں ریکوری شدہ ملازمین کی

راولپنڈی جنوبی فارسٹ دویژن	18	ریکوری کو باقاعدگی سے محکمہ جنگلات کے فارم نمبر 11 میں اندراج کیا گیا اور متعلقہ ملازمین کی ماہانہ تنخواہ سے کٹوتی کا عمل جاری کیا گیا جن میں سے کچھ ملازمین کی ریکوریز کی کٹوتی مکمل ہو چکی ہیں اور باقی ماندہ ملازمین کی تنخواہ سے ماہانہ بدستور کاٹی جا رہی ہیں جو کہ یہ عمل جاری ہے۔ مجموعی طور پر 65 ملازمین پر ایک کروڑ پچاسی لاکھ روپے کی ریکوری ڈالی گئی ہے۔ سات ملازمین کو نوکری سے برخواست کیا گیا۔ 13 ملازمین کو دیگر سزائیں دی گئیں۔
میزان	85	

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کی ملی بھگت سے کروڑوں کی لکڑی غیر قانونی طریقے سے ضلع راولپنڈی کے جنگلات سے فروخت ہو رہی ہے؟ اس کا جواب یہ آیا ہے کہ یہ درست نہ ہے اگر کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جائے تو متعلقہ ملازمین کے خلاف سخت قانونی تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہاں یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے۔ اس کے بعد جب میں نے یہی بات جز (ج) میں پوچھی کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی کے جنگلات سے لکڑی غیر قانونی کٹاؤ میں محکمہ کے ملازمین ملوث ہیں؟ اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ ضلع راولپنڈی کے محکمہ جنگلات کے ملازمین غیر قانونی کٹائی میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کے بعد ریکوری ڈال دی جاتی ہے جو کہ باقاعدہ محکمہ جنگلات کے فارم 11 میں اندراج کی جاتی ہے جو کہ ملوث ملازمین کی تنخواہ سے بدستور کاٹی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! یہ پہلے کہتے ہیں کہ یہ درست نہیں ہے اور دوسری جگہ انہوں نے کارروائی بھی ڈالی ہے جس کی بہت ساری تفصیلات ہیں، جن کا میں بعد میں ذکر کروں گا پہلے میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جو جز (ب) میں جواب دیا ہے کیا یہ درست ہے؟

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے جز (ب) میں جواب دیا ہے کیا یہ درست ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ یہ درست نہیں ہے ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ خود دیکھ لیں کہ 85 ملازمین کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے اور جز (ب) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ "یہ درست نہ ہے کوئی ایسا واقعہ رونما ہوا ہی نہیں" جبکہ نیچے 85

ملازمین ہیں ان کی میرے پاس پوری تفصیل ہے کہ کتنے ٹرک پکڑے گئے، کہاں کہاں سے پکڑے گئے، کہاں کہاں مُک مُکا ہوا اور کہاں کہاں ایف آئی آر درج ہوئیں؟ یہ اپنے ہی جواب میں contradict کر رہے ہیں۔ ایک جگہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہے ہی نہیں اور دوسری جگہ 85 ملازمین ملوث ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس کے تیسرے جز میں بعد میں آؤں گا یہ پہلے اسے clear کر دیں کہ جز(ب) میں جو غلط جواب دیا گیا ہے وہ کیوں دیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ان کا پڑھنا غلط ہے یہاں لکھا گیا ہے کہ اگر ایسا ہو جائے، یہ نہیں کہا کہ ایسا واقعہ رونما ہوا ہے۔

جناب سپیکر! یہ لکھا ہے کہ اگر ایسا واقعہ رونما ہو جائے تو ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جاتی ہے اور نیچے 85 ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جز(ب) پڑھ لیں کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین کی ملی بھگت سے کروڑوں روپے کی لکڑی غیر قانونی طریقے سے ضلع راولپنڈی کے جنگلات سے فروخت ہو رہی ہے؟ یہ لکھتے ہیں کہ یہ درست نہ ہے۔ اب اسی سوال کے نیچے میں نے دوسرے طریقے سے پوچھا تو اس میں انہوں نے تفصیل دے دی۔ پھر کیا درست نہیں ہے؟ کیا لکڑی غیر قانونی فروخت نہیں ہو رہی ہے، یہ درست نہیں ہے؟ اس کو clear کر دیں اور اگر یہ جواب غلط ہے تو محکمہ جنگلات کے سیکرٹری کو آپ بلائیں اور اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں کیونکہ یہ جواب ہی غلط ہے۔

جناب سپیکر: کیا سارے سوال ہی کمیٹی کے سپرد کر دیں؟ پہلے ان کی بات سنیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری !

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں یہ درست نہ ہے لیکن اگر چہ کوئی ایسا واقعہ رونما ہو جائے تو ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ 85 ملازمین کے خلاف کارروائی کی گئی جس کی نشاندہی ہو گئی۔ یہ پہلے تو کسی کو معلوم

نہیں کہ یہ چوری کرنے جارہا ہے اس لئے ہماری گزارش ہے کہ جو عمل میں آجاتا ہے اور جو دیکھا جاتا ہے تو ان کے خلاف کارروائی ہو جاتی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آیا۔

جناب سپیکر: وہ کہتے ہیں کہ جن کے متعلق پتا چلا ہے تو ان 85 ملازمین کے خلاف کارروائی ہو گئی ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چلیں! اسی سوال کو نیچے جز(ج) کے ساتھ relate کرتے ہیں۔ جز(ج) میں، میں نے پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں جنگلات کی لکڑی کے غیر قانونی کٹاؤ میں محکمہ کے ملازمین ملوث ہیں؟ تو ان کا جواب ہے کہ ضلع راولپنڈی میں محکمہ جنگلات کے ملازمین جو کہ غیر قانونی کٹائی میں ملوث ہیں ان کے خلاف باضابطہ انکوائری کے بعد ریکوریز ڈالی جاتی ہیں جو کہ باقاعدگی سے محکمہ جنگلات کے فارم نمبر 11 میں اندارج کی جاتی ہیں جو کہ ملوث ملازمین کی ماہانہ تنخواہ سے بدستور کاٹی جاتی ہیں یہ عمل جاری ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میرا سوال ان سے یہ ہے اور میں نے پوچھا یہ تھا کہ اس میں جو ملازمین ملوث ہیں ان کی آپ تفصیل بتائیں؟ آپ نے مجھے محکمہ کا طریق کار بتادیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھا ہے کہ 2013 سے 2017 تک کتنے ملازمین کی کٹوتیاں کی جارہی ہیں اور اب تک کتنی کٹوتیاں ہو چکی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات و جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے، ہم اس کی تفصیل دے دیں گے۔ اگرچہ یہ علیحدہ علیحدہ بندوں کے نام اور تفصیلات پوچھنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، انہوں نے تفصیل بتادی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جو اس جز(د) میں تفصیل بتائی گئی ہے، جز(د) میں سوال یہ تھا کہ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث

پائے گئے اوران کے خلاف کیاکارروائی ہوئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟ یہ سب فنی جواب ہیں اور ایک ہی informative جواب اس میں نہیں ہے۔

جناب سپیکر!میرے سوال کی کہیں بھی کوئی تسلی نہیں ہوئی، گول مول کرکے جواب دیا گیا ہے انہوں نے سمجھا کہ پوچھنے والا بھی شاید ہوا میں رہتا ہے۔ میں اسی علاقے کا رہنے والا ہوں اور مجھے پتا ہے۔ مجھے ایک ایک چیز کا پتا ہے،اس طرح جواب دے دیئے گئے ہیں جیسے مجھے پتا نہیں ہے۔ اس جز(د)کا جواب سن لیں کہ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات ضلع راولپنڈی جن ملازمین کے خلاف بسلسلہ غیر قانونی کٹاؤ، چوری درختاں میں ملوث پائے گئے ان کی تعداد 85 ہے۔ یہ ایک ضلع کی تعداد ہے کہ 85 لوگ جنگلات کی لکڑی کی چوری میں ملوث ہیں۔ ان کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب سپیکر!انہوں نے بتایا ہے کہ مری فارسٹ ڈویژن میں گیارہ ہیں۔ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات ضلع راولپنڈی کے ملازمین جو کہ غیر قانونی لکڑی کٹائی راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن میں ملوث پائے گئے جن کو باضابطہ انکوئری کے بعد ریکوریز ڈالی گئیں اور بعض ملازمین کی سالانہ ترقی محدود مدت کے لئے روک دی گئیں ریکوری شدہ ملازمین کی ریکوری کو باقاعدگی سے محکمہ جنگلات کے فارم نمبر 11 میں اندراج کیا گیا۔

جناب سپیکر!میرا اس میں سوال یہ ہے کہ کتنی مالیت کی ریکوریاں ڈالی گئیں؟

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!کہاں لکھا ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک کروڑ 85 لاکھ روپیہ لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!یہ پورا لکھا ہوا ہے، میں فی الحال مری کا پوچھ رہا ہوں۔ یہ نیچے انہوں نے گٹ مٹ کرکے سارا گول مول کردیا ہے، میں مری کا پوچھ رہا ہوں کہ یہ جو گیارہ ملازمین ہیں ان میں سے کتنے پر ریکوریاں ڈالی گئیں، کتنی مالیت کی ڈالی گئیں اور کتنی کی سالانہ انکریمنٹ بند کردی

گئی۔کیا سالانہ انکریمنٹ بند کرنا اتنے بڑے جرم کی سزا کافی ہے؟ پہلے مجھے یہ بتائیں کہ ریکوریاں مری میں کتنی ڈالی گئیں جو کہ گیارہ ملازمین ہیں؟ نیچے جو 56 اور 18 ہیں ان کی میں بعد میں بات کروں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات و جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ہم نے ان کے سوالوں کے جواب کی پوری تفصیل گزارش کر دی ہے۔اگرچہ یہ جو نئی بات کر رہے ہیں تو یہ نیا سوال دیں اور ہم اس کا جواب دینے کے لئے بھی تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ان کے پاس مری کی detail نہیں ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 کے درمیان جنگلات کے کتنی ملازمین غیر قانونی لکڑی کی چوری میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی وہ میں نے تفصیلاً پوچھا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مری کا اس میں کہاں ذکر ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔ میں نے راولپنڈی پورے کا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے جواب تو دے دیا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: انہوں نے جواب کو تقسیم کیا ہے، میں نے پوچھا تھا کہ کیا کارروائی ہوئی ہے اس کی تفصیلات بتائی جائیں۔اب گیارہ لوگ صرف مری کے ہیں ان کے خلاف اگر جرمانہ ہوا تو کتنا ہوا اور سزائیں ہوئیں تو کیا ہوئیں۔ ان کی تفصیل نہیں دی گئی۔ ان کو نام وار ایک ایک نام لکھ کر اس کی تفصیل میں نے مانگی تھی۔ آپ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں کیونکہ میں اس جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! یہ بالکل صحیح جواب ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! نہیں، نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنا سوال پڑھ لیں۔ آپ نے مری کا اس میں پوچھا ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ ذرا اس کو تسلی سے پڑھ لیں۔Cover کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن یہ cover ہو نہیں سکتا۔

جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے، اب میں چوتھی دفعہ پڑھ رہا ہوں کہ یکم جون 2013 سے یکم مئی 2017 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی کی کٹائی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کارروائی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں بتا رہا ہوں ناں، گیارہ ملازمین مری کے ہیں ان کے خلاف کارروائی کی تفصیلات، سزا ہوئی تو کیا سزا ہوئی اور جرمانہ ہوا تو کتنا ہوا؟ تفصیلات یہ ہوتی ہیں۔ اس کے بعد جیسے راولپنڈی شمالی فارسٹ ڈویژن میں 56 لوگ ہیں ان 56 لوگوں میں سے کتنے لوگوں کو سزا ہوئی، کیا سزا ہوئی، جرمانہ ہوا، کتنا جرمانہ ہوا؟

جناب سپیکر! یہ تفصیل مانگی تھی اور راولپنڈی جنوبی فارسٹ ڈویژن میں اٹھارہ مجرمان یا ملزم ہیں تو میں نے یہ پوچھا تھا کہ اٹھارہ لوگوں کے خلاف کیا کارروائی ہوئی؟ جرمانہ ہوا تو کتنا ہوا؟ سزا ہوئی تو کتنی ہوئی؟ یہ تفصیلات پوچھی تھیں۔ انہوں نے گول مول کر کے ایک کوزے میں دریا بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں اس سوال سے قطعاً مطمئن نہیں ہوں۔ محکمہ کرپشن کی انتہا کو پہنچ چکا ہے، سوسائٹیز۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! بہت شکریہ۔ اب آپ ٹائم waste کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ جواب ٹھیک نہیں ہے یہ جھوٹ ہے۔ یہ بالکل پکا جھوٹ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ کو مری کی detail چاہئے تو آپ fresh question دے دیں۔ آپ کو مری کی detail بھی مل جائے گی۔ آپ کا بہت شکریہ۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں واک آؤٹ کرتا ہوں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

معزز ممبران: بھگوڑے، بھگوڑے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ نہیں۔ میاں طارق محمود! سوال نمبر بولئے گا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 9340 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راجن پور: رکھ کوٹ مٹھن پانڈا ایریا محکمہ جنگلات کی زمین کے ٹھیکہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*9340: میاں طارق محمود: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رکھ کوٹ مٹھن پانڈا ایریا ضلع راجن پور میں محکمہ جنگلات کی کتنی زمین ہے اس کی تفصیل مربع نمبر اور ایکڑ نمبر بتائیں؟

(ب) کتنی زمین پر جنگلات ہیں، کتنی زمین بے آباد اور بنجر ہے۔

(ج) کتنی زمین کن کن افراد کو لیز / ٹھیکہ / پٹہ پر دی گئی ہے۔ اس کا سالانہ ٹھیکہ / پٹہ / لیز کتنا ہے۔ فی ایکڑ بتائیں۔

(د) کتنی زمین پر کن کن افراد نے ناجائز قبضہ کب سے کر رکھا ہے ان ناجائز قابضین کے نام، ولدیت پتاجات اور ان کے زیر قبضہ زمین کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) ناجائز قابضین سے سرکاری زمین واگزار نہ کروانے میں کیا امر مانع ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) رکھ کوٹ مٹھن بذریعہ گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر SOFT-IV(Agri)XVIII-8/67 مورخہ 23۔فروری 1967 محکمہ جنگلا ت کو منتقل ہوئی اور بذریعہ مغربی پاکستان گزٹ مورخہ 24۔مارچ 1967 کے تحت رکھ ہذا کو protected forest کا درجہ دیا گیا۔ رکھ ہذا ضلع راجن پور میں واقع ہے اور اس کا کل رقبہ 1042 ایکڑ اور 74 مربع ہائے پر مشتمل ہے تفصیل

خسرہ جات بطور ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے رکھ ہذا میں کوئی پانڈ ا ایریا نہ ہے۔

(ب) رکھ کوٹ مٹھن ضلع راجن پور رقبہ پر تفصیل جنگلات اور بقایا خالی اور بنجر درج ذیل ہے:

کل رقبہ	پلانٹڈ ایریا	منتقل رقبہ دیگر محکمہ جات	رقبہ تجویز شدہ برائے سکیم ہائے
1042ایکڑ	706ایکڑ	44ایکڑ	I۔توسیع خواجہ فرید پارک 15ایکڑ
			II۔برائے شجرکاری 277ایکڑ

تفصیل رقبہ جو دیگر محکمہ جات کو منتقل ہوا بطور ضمیمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رکھ کوٹ مٹھن کا کوئی رقبہ کسی قسم کی لیز اور ٹھیکہ پر نہ دیا گیا ہے۔

(د) رکھ ہذا میں کوئی ناجائز قبضے میں نہ ہے۔

(ہ) کوئی بھی رقبہ ناجائز تجاوز میں ہے اور نہ ہی واگزاری میں کوئی امر مانع ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) کے جواب میں جو انہوں نے تفصیل دی ہے اس میں ایک انتقال کے تحت فارسٹ کا 44.352 ایکڑ رقبہ گیا ہے تو کیا DOR کے پاس اختیار ہے کہ یہ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کا رقبہ لاری اڈا، پانچ مرلہ سکیم اور ٹی ڈی سی پی ہوٹل اور ان کو دے دے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات و جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میاں صاحب سوال کو دوبارہ دہرا دیں کیونکہ سوال کی سمجھ نہیں آئی؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا جو سوال ہے اس کے جز(ب) میں لکھا ہوا ہے کہ کتنی زمین پر جنگلات ہیں، کتنی زمین بے آباد اور بنجر ہے؟ جز(ب) میں جو انہوں نے ضمیمہ بھیجا ہے اس میں لکھا ہوا ہے نمبر شمار ایجوکیشن، میونسپل کمیٹی، ٹی ڈی سی پی، تھانہ کوٹ مٹھن، پانچ مرلہ سکیم لاری اڈا، یہ سارے 1777 مورخہ 03-06-2006 کو حکم انتقال نمبر DOR بھیجتا ہے جس کے تحت یہ سارا ٹرانسفر ہو جاتا ہے تو

میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا DOR کے پاس یہ اختیار ہے کہ وہ فارسٹ کی زمین جس کو چاہیں دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کے سوال سے بالکل agree کرتا ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! سپریم کورٹ کا decision جہاں تک میں نے پڑھا ہوا ہے کہ جنگلات کا رقبہ کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ کو کسی بھی purpose کے لئے نہیں دے سکتے۔ Even جو لوگ 100،100 سال سے کسی رقبے پر آباد ہیں اور وہ کاشتکار جنہوں نے اس رقبے کو کاشت کے قابل بنایا آپ ان کو بھی کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کا آرڈر ہے لہٰذا ہم آپ کو یہ رقبہ الاٹ نہیں کر سکتے، صرف جنگلات جو ہے وہ forest purpose کے لئے استعمال ہو گا۔ یہ زمین آپ نے ان لوگوں کو کس طرح الاٹ کر دی ہے، کہیں تھانہ بنا ہوا ہے، کہیں بس سٹینڈ بنا ہوا ہے، کہیں سکول بنا ہوا ہے، یہ کیا بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! یہ کورٹ کے decision سے پہلے کا ہے، یہ 2006 میں اختیار تھا اور 2010 کے بعد نہ ہے تو گزارش یہ ہے کہ یہ جواب مکمل نہ ہے۔

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ اس سوال کو pending کر دیں تاکہ ان کو صحیح معلومات کی جان کاری ہو جائے اس کے لئے میں دوبارہ گزارش کروں گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! یہ بات تفصیل سے بتائیے گا کہ اگر آپ ان لوگوں کو کاشتکاری کے لئے یہ رقبہ نہیں دے سکتے تو یہ دوسرے محکمے کوئی آسمان سے اتر کر آئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا ہوں کہ اس سوال کو pending کر دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس سوال کو pending کرنے دیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میری ویسے آپ سے گزارش ہے کہ یہ بڑا اہم سوال ہے جس میں دیکھیں ناں کہ forest کی زمین ایک آرڈر کے تحت، ایک انتقال کے تحت الاٹ کر دی جاتی ہے، میرے

خیال میں یہ پنجاب کا کوئی انوکھا مسئلہ ہے، اگر آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں تو یہ ساری چیزیں سامنے آجائیں گی، نہیں تو یہ کس طرح ہو گا، پھر یہ جواب لے کر آئیں گے، کس مجاز اتھارٹی نے یہ سارا کچھ کر دیا ہے، کیا کسی کے پاس اختیار تھا یا نہیں تھا، ان سے وہ تفصیل سے پوچھنا پڑے گا، اگر آپ اسے کمیٹی کو بھیجیں تو اس کی ساری اصلیت سامنے آجائے گی، میری تو آپ سے یہ request ہے، فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! کمیٹی کو بھیج دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! ہم بھی کہتے ہیں کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔ یہ کچھ سوال pending کئے گئے تھے، اب ہم دوبارہ ان کو repeat کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8413 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 8518 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*8518: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ میں جنگلات کا کل رقبہ کتنا ہے کتنے پر جنگل اور کتنے بے آباد، بنجر ہے؟

(ب) سال 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے دوران کتنی رقم محکمہ جنگلات کے لئے مختص کی گئی تھی؟

(ج) ان سالوں کے دوران صوبہ میں کتنی رقم شجرکاری پر خرچ کی گئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(د) ان سالوں کے دوران کتنے پودے / درخت لگائے گئے تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ہ) کیا جو درخت لگائے گئے ان کی تحقیقات یا فزیکلی تصدیق کی گئی تھی؟

(و) کیا یہ درخت/پودے محکمہ کے ملازمین نے خود لگائے یا ٹھیکہ پر لگائے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات کا 1.664 ملین ایکڑ پر مشتمل ہے۔ 0.723 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں۔ 1.208 ملین ایکڑ رقبہ خالی ہے۔ اس کے علاوہ 0.640 ملین ایکڑ رقبہ وہ ہے جس پر درخت/پودے نہیں لگائے جاسکتے۔

(ب)

2014-15		2015-16		2016-17	
ترقیاتی	غیر ترقیاتی	ترقیاتی	غیر ترقیاتی	ترقیاتی	غیر ترقیاتی
845.222	1950.963	815.132	2362.863	1665.664	3020.310
کل رقم	2796 ملین روپے	کل رقم	3178 ملین روپے	کل رقم	4686 ملین روپے

(ج)

2014-15	2015-16	2016-17
393 ملین روپے	1125 ملین روپے	1826 ملین روپے

(د)

2014-15	2015-16	2016-17
25.03 ملین پودے	24.34 ملین پودے	28.24 ملین پودے

(ہ) جی ہاں! متعلقہ DFO خود رقبہ جات کو دیکھ کر کامیابی کی شرح کی رپورٹ تیار کرتا ہے۔ علاوہ ازیں محکمہ کا اپنا پلاننگ، مانیٹرنگ اینڈ ایویلوایشن (PM&E) سیل ہے جس کا سربراہ ناظم اعلیٰ جنگلات ہے۔ جو اپنے افسران کے ذریعہ شجرکاری کی تصدیق کرتا ہے۔
اس کے علاوہ محکمہ پی اینڈ ڈی کے ڈائریکٹر جنرل مانیٹرنگ اینڈ ایویلوایشن اسی کی کامیابی کی شرح کا تناسب بھی چیک کرواتا ہے۔

(و) یہ درخت/پودے محکمہ جنگلات روزانہ کی اُجرت پر لیبر سے خود لگواتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! عباسی صاحب واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ آپ ان کو جا کر منا کر لے آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی(جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! جی، بہتر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال کا جز (د) سے میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے جاننا چاہوں گی کہ جو تعداد بتائی گئی ہے کہ اتنے ملین پودے لگائے گئے ہیں تو یہ کون کون سے شہروں میں لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین): جناب سپیکر! دوبارہ پڑھ دیں، سمجھ نہیں آئی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا جز (د) ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ 15-2014 میں 25.03 ملین پودے لگائے گئے، 16-2015 میں 24.34 ملین پودے لگائے گئے اور 17-2016 میں 28.24 ملین پودے لگائے گئے تو سپیکر صاحب! میں آپ کے توسط سے معزز پارلیمانی سیکرٹری سے یہ جاننا چاہوں گی کہ کون کون سے شہروں میں یہ پودے لگائے گئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کون کون سے ایریا میں لگائے گئے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین): جناب سپیکر! انہوں نے اس کی تفصیل مانگی تھی اور اس سوال میں یہ نہیں پوچھا گیا کہ یہ کون کون سے شہر میں لگائے گئے ہیں لہٰذا اگر یہ جگہ کا تعین معلوم کرنا چاہتی ہیں تو محکمہ ان کو انشاء اللہ تعالیٰ معلومات فراہم کر دے گا لیکن اس سوال میں کہیں بھی نہیں کہا گیا کہ کون کون سی جگہ پر لگائے گئے ہیں۔ ویسے پورے صوبہ کے تمام اضلاع میں یہ لگائے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام اضلاع میں لگائے گئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ ضمنی سوال اسی لئے ہوتا ہے کہ اگر کسی سوال کا جواب موقع پر صحیح نہ دیا گیا ہو تو ہم ضمنی سوال کے ذریعے معلومات لیتے ہیں، جب محکمہ بیٹھا ہے تو فوری طور پر معزز پارلیمانی سیکرٹری کو مطلع کر سکتا ہے کہ کون کون سے شہروں میں لگائے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے بتایا ہے کہ پورے صوبہ میں لگائے گئے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر پورے صوبہ میں لگائے گئے ہیں تو میں صرف اتنا جاننا چاہوں گی کہ ہر سال لاہور میں smog جو ہے وہ پھیل رہا ہے تو محکمہ جنگلات کی اس میں کیا پالیسی ہے کہ وہ smog کو کس طرح کنٹرول کریں گے کیونکہ جب تک کوئی پالیسی نہیں بنائی جائے گی تو وہ کیسے کنٹرول ہوگا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، کسی دن اس پر debate کر لیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اگر پودے لگائے گئے ہیں تو میرا خیال ہے کہ جو pollution کی وجہ سے smog پھیلتا ہے تو وہ نہیں پھیلنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہوا کہ لاہور جیسا بڑا شہر جو ہے اس میں صحیح طریقے سے پودے جتنے required تھے وہ نہیں لگائے گئے۔ جب سڑکیں بنائی گئیں، سوسائٹیز بنائی جا رہی ہیں، درخت اور جنگلات کاٹے جا رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ان کی واپسی اس طرح سے نہیں ہو رہی۔ میرا سوال یہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! آلودگی کا معاملہ صرف پودوں سے ہی نہیں بلکہ یہ ایک علیحدہ محکمہ ہے۔ گزارش یہ ہے کہ اگرچہ ان کو کوئی ایسا معاملہ ہے کہ جہاں پر پودے نہیں لگے ہوئے ہیں تو یہ بتا دیں وہاں پر پودے لگا دیئے جائیں گے۔ ویسے ہم نے صوبہ کے تمام اضلاع میں لگوائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 8768 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ پنجاب میں شماریاتی مددگار کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

*8768:ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر منصوبہ بندی وترقیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شماریاتی مدد گار سکیل نمبر11 کی ترقی کے لئے 2015 میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کمیٹی نے مذکورہ اہلکاران کی ترقی کے لئے کوئی اقدامات نہ اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملک کے دیگر صوبوں خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں شماریاتی مدد گار عرصہ دراز سے سکیل نمبر14 میں ترقی پا چکے ہیں؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت دیگر صوبوں کی طرح شماریاتی مدد گار کو سکیل نمبر14 میں ترقی دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر منصوبہ بندی وترقیات (ملک ندیم کامران):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ شماریاتی مدد گار کی اسامی گریڈ11 کو اپ گریڈ کرنے کے لئے 2015 میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔

(ب) مذکورہ کمیٹی نے مسئلے کا بغور جائزہ لینے کے لئے تین اجلاس مورخہ 29-02-2016، 22-02-2016 اور 12-05-2017 کو منعقد کئے جس میں تمام متعلقہ محکمہ جات کے نمائندگان بھی شریک ہوئے۔ مورخہ 12-05-2017 کو ہونے والے اجلاس میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری نے تمام حقائق کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ باقی محکموں کی طرح ادارہ شماریات کے شماریاتی مدد گار اور محکمہ منصوبہ بندی وترقیات کے اکنامک اسسٹنٹس کی اسامی گریڈ11 کو گریڈ16 میں اپ گریڈ کر دیا جائے لہٰذا محکمہ منصوبہ وبندی وترقیات کی جانب سے اکنامک اسسٹنٹس اور اس کے ذیلی ادارہ شماریات کے شماریاتی مدد گار کو گریڈ11 سے گریڈ16 میں اپ گریڈ کرنے کی سفارشات وزیر اعلیٰ کو ارسال کی جارہی ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(د) چونکہ محکمہ ہذا کی جانب سے اکنامک اسسٹنٹس اور اس کے ذیلی ادارہ شماریات کے شماریاتی مددگار کی اسامیوں کو گریڈ 11 سے 16 میں اپ گریڈ کرنے کے لئے سفارشات وزیر اعلیٰ کو ارسال کی جارہی ہیں ان سفارشات کی منظوری کے بعد فوری کارروائی عمل میں لائی جائے گی اور ایوان کو بھی مطلع کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس سوال کے جواب جز (الف) میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ کمیٹی 2015 میں بن گئی ہوئی ہے۔ پھر انہوں نے سوال کے جواب جز (ب) میں کہا ہے کہ چیف سیکرٹری نے کہا ہے کہ گریڈ 11 کو گریڈ 16 میں اپ گریڈ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد یہ اس کے آخر میں کہتے ہیں کہ وزیر اعلیٰ کو ارسال کی جارہی ہے۔ اب یہ ہر چیز وزیر اعلیٰ کو بھیجی جارہی ہے، اس میں ابھی تک کتنے اپ گریڈ ہوئے ہیں اور یہ کیا ہے، ذرا اس کی details بتائیں۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! یقیناً یہ ایک سوال بھی پہلے آیا اور اس کا جو جواب ہے اس میں یہ پہلے لکھ دیا گیا ہے کہ یہ ارسال کی جارہی ہے لیکن اس میں یہ جو پوائنٹ انہوں نے اٹھایا ہے کہ وزیر اعلیٰ کو ارسال کی جارہی ہے تو اس کی وضاحت یہ ہے کہ یہ ہم نے جب تیار کیا کہ اس کو گریڈ 11 سے گریڈ 16 میں لے جائیں تو باقی صوبوں میں اس کو گریڈ 11 سے گریڈ 14 میں کیا گیا اور پنجاب کی کوشش تھی کہ اس کو گریڈ 11 سے گریڈ 16 میں لے جائیں تو اس کے اوپر فنانس ڈیپارٹمنٹ نے کوئی اعتراضات لگائے ہیں جن کو ہم sort out کر رہے ہیں اور یہ میں ان کو یقین دہانی کرانا چاہتا ہوں کہ انشاءاللہ within one month اس کو resolve کر کے ہم وزیر اعلیٰ کو forward کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اس پر یہی کہنا چاہ رہا تھا کہ 2015 میں یہ کمیٹی بنی، پھر اس کی 2016-17 میں میٹنگز ہوئیں اور اب مئی کے بعد ابھی تک کوئی میٹنگ نہیں ہوئی ہے یا شاید ہوئی ہو گی، اس میں

نہیں لکھا ہوا، اگر اب یہ ایک مہینے کا کہہ رہے ہیں تو ایک مہینے میں hopefully اس کا کوئی result آجائے گا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد عارف عباسی واک آؤٹ
ختم کرکے ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! Welcome جی، منسٹر صاحب! ایک مہینے تک یہ process complete ہو جائے گا؟

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر! جی، یہ بالکل ہو گا کیونکہ یہ already دو سال سے pending ہے۔ انہوں نے بالکل اس کا صحیح بتایا ہے اور اس میں complication یہ آئی ہے کہ یہ ہر صوبہ میں گریڈ 11 سے گریڈ 14 تک گیا ہے لیکن ہماری کوشش ہے کہ ان لوگوں کو گریڈ 11 سے گریڈ 16 میں لے کر جائیں تو وہ دو steps forward کی وجہ سے فنانس ڈیپارٹمنٹ نے یہ problem create کی تھی لیکن ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ within one month اس کو resolve کر کے سی ایم کو انشاء اللہ سمری بھیج دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ surety دے رہے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 8572 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ یہ سوال pending کیا گیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! جناب محمد عارف عباسی ایوان میں تشریف لے آئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں اور آپ بھی۔ بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 9304 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ یہ سوال بھی pending کیا گیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایک سوال میرا بھی pending فرما دیا تھا، آپ نے مہربانی کی تھی، وہ موقع فراہم کر دیں۔ میں آگیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر 8970 محترمہ راحیلہ انور کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! ایک تو آپ کا شکریہ اس لئے بھی مجھ پر واجب ہے کہ آپ نے میرا سوال میری غیر موجودگی میں pending فرما دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپیکر صاحب اس کو pending کر گئے تھے۔

میاں محمد رفیق: چلیئے، ٹھیک ہے۔ ان کا شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 9069 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: تفریحی پارک میں سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9069: **میاں محمد رفیق:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ روڈ پر ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سب سے بڑا پارک اور تفریح گاہ ہے جس میں چھٹی اور قومی ومذہبی تہواروں کے دن بے پناہ رش ہوتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پارک میں تفریح اور سیر کے لئے آنے والے افراد اور فیملیز کے لئے نہ کوئی کنٹین ہے اور نہ شام کے بعد رکنے کے لئے لائٹنگ کا انتظام ہے؟

(ج) کیا محکمہ عوام الناس کو تفریح اور سیر کی بہتر سہولیات کی فراہمی کے لئے مندرجہ بالا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر رکھتا ہے تو کب تک؟

(د) کیا پارک کے اندر مزید سہولیات کی فراہمی اور اس کو اپ گریڈ کرنے کے لئے محکمہ کے پاس BOT یا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت ایسا کرنے کی پالیسی موجود ہے اگر نہیں تو وہ کیا وہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں فدا حسین):

(الف) درست ہے۔

(ب) پارک میں کنٹین موجود ہے۔ مگر مناسب ریزرو ریٹ یعنی صرف۔/1,35,000 روپے سالانہ کے باوجود کسی بھی ٹھیکیدار نے سال 17-2016 میں کنٹین کا ٹھیکہ حاصل کرنے کے لئے بولی نہ دی تھی جس وجہ سے کنٹین فنکشنل نہ ہو سکی ہے۔ البتہ سال 18-2017 کے لئے بھی کنٹین کا ٹھیکہ دیا جا چکا ہے۔ اس وقت کنٹین چل رہی ہے۔ پارک میں لائٹنگ کا انتظام ٹھیک کر دیا گیا ہے۔ مگر سکیورٹی وجوہات کی بناء پر پارک سورج غروب ہونے کے بعد بند کر دیا جاتا ہے۔

(ج) جی ہاں! موجودہ مالی سال میں اس کی اپ گریڈیشن کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔

(د) محکمانہ طور پر عوام الناس کو بہتر سہولتیں مہیا کرنے کے لئے پارک کی دیکھ بھال اور اسے بہتر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مزید BOT یا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ کے تحت اس پارک کو اپ گریڈ کرنے کے لئے تجویز زیر غور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کے چار جز ہیں۔ صرف ایک جز (الف) کا جواب واضح آیا ہے۔ باقی تین جز (ب، ج) اور (د) ان تینوں جز کا جو جواب آیا ہے وہ سارا گول مول ہے۔ صاف چھپتے بھی نہیں، صاف سامنے آتے بھی نہیں، یہ کیا بات ہوئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔ جز (ب) میں یہ فرمایا گیا کہ اس کا ٹھیکہ ایک لاکھ 35 ہزار پر دیا گیا تھا، کوئی بولی نہیں آئی۔ چلئے مان لیا کہ 17-2016 میں یہ بولی آئی یا کسی نے قبول نہ کیا، پھر 18-2017 میں دوبارہ ٹھیکہ دیا گیا لیکن اس کا کچھ بھی نہیں لکھا کہ ٹھیکہ کتنے میں دیا گیا تو یہ گول کر گئے ہیں یا پی گئے ہیں کہ 18-2017 کا ٹھیکہ کتنے میں ہوا ہے؟ معزز پارلیمانی سیکرٹری پہلے مجھے یہ بتادیں پھر میں اگلا سوال کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں جو سوال پڑھ رہا ہوں اس میں کہیں بھی ذکر نہیں کہ ٹھیکہ کتنے کا دیا گیا۔ سوال کا جز(ب) ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پارک میں تفریح اور سیر کے لئے آنے والے افراد و فیملیز کے لئے کوئی کنٹین ہے اور نہ شام کے بعد رکنے کے لئے لائٹنگ کا انتظام ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ الگ الگ جز پڑھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کا جواب آ گیا ہے لیکن اس کے بعد کوئی اور ہی سوال آ رہا ہے۔ اب اس میں ٹھیکے کا لفظ نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! سوال نہیں ہے۔ آپ جز(ب) پڑھ لیں اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ 17-2016 میں ٹھیکہ دیا اس میں بولی کی تعداد لکھی ہے اور ایک لاکھ 35 ہزار روپے کا ٹھیکہ تھا جسے قبول نہیں کیا گیا۔ اب چلئے مان لیا کہ ٹھیکیدار نے قبول نہیں کیا، پھر لکھتے ہیں کہ 18-2017 میں دوبارہ اس کی بولی ہوئی ہے لیکن اس کا ذکر نہیں کہ کتنے میں بولی ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے پاس کوئی جواب ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری(میاں فدا حسین): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں یہ پوچھا ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ سوال پڑھ لیں اس میں کہیں ٹھیکے کا ذکر ہے؟ اب وہ کس طرح اس کا جواب دیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ جب ایک چیز کا ذکر ہی نہیں ہے تو وہ کس طرح جواب دیں یا تو آپ پوچھتے کہ ٹھیکہ کتنے میں دیا گیا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ صحیح فرما رہے ہیں لیکن جو آپ کہہ رہے ہیں وہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اٹھ کر کہہ دیں یا پھر سیٹ change کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ چیزیں understood ہوتی ہیں ان کی طرف سے جواب تو آنے دیں یا تو کہیں گے کہ fresh question دیں تو ہم fresh question دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میاں صاحب نے کوئی ایسی تفصیل نہیں مانگی کہ اس کا آئندہ کا پروگرام کس طرح کا ہے۔ ہم نے یہ بتادیا ہے کہ اب ٹھیکہ ہو چکا ہے اور کنٹین چل رہی ہے لائٹنگ کا معاملہ بھی درست ہو گیا ہے لیکن سکیورٹی کا مسئلہ ہوتا ہے اس لئے شام کے بعد پارک بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر انہیں مزید کوئی معلومات درکار ہیں تو نیا سوال دے دیں تو ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! شام کے بعد پارک بند کرنے کے حوالے سے میرا سوال بعد میں آئے گا لیکن آپ نے پہلے ہی شام کا ذکر شروع کر دیا۔ پہلے میرے سوال کا جواب تو دیں کہ ٹھیکہ کتنے میں ہوا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ میرے لئے قابل احترام ہیں، آپ نیا سوال دے دیں تو وہ آپ کو ٹھیکے کی تفصیل بتا دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! آپ یہ بات ریکارڈ پر آجانے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر وہ غلط ہوئے تو میں آپ کے سامنے ان سے پوچھوں گا لیکن آپ کم از کم اتنی رعایت تو دیں کہ آپ نے جو چیز پوچھی ہے اس کا جواب تو آ گیا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اگلے جز پر بات کر لیتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میاں صاحب نیا سوال دیں تو ہم انہیں جواب دیں گے اور ان کو مطمئن کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ آج ہی سوال جمع کرا دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! جز (ج) کا جواب دیا گیا ہے کہ اپ گریڈیشن کے لئے ایک منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ معزز پارلیمانی سیکرٹری واضح کر دیں کہ اس پارک کی بہتری کے لئے کیا منصوبہ تیار ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب! بتائیں۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! شام کے حوالے سے بات کریں۔

میاں محمد رفیق: اہ وی کرداں آں یار۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! کم از کم یہ تو بتا دیں کہ آپ اس پارک کی اپ گریڈیشن کے لئے کیا کر رہے ہیں، اس میں آپ کیا plan کر رہے ہیں، کیا پراجیکٹ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! میں نے گزارش کر دی ہے کہ اجلاس کے بعد انہیں پہلی اور دوسری معلومات کا بھی تسلی کے ساتھ جواب دے دیا جائے گا اور اس پارک کی اپ گریڈیشن کی تفصیل ان کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ کے محکمے کو تفصیل کے لئے چار لفظ لکھنے سے کوئی problem تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے ڈیپارٹمنٹ کو کوئی problem ہوتا تھا کہ یہ لکھ دیتے کہ اس پارک میں کیا اپ گریڈیشن کر رہے ہیں اور کیا facilities دے رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! یہ ابھی final stage پر نہیں پہنچا جب یہ مکمل ہو جاتا ہے تو اس کی تفصیل بھی دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پارک کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ کب تک فائنل کر لیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! اس کی completion کے لئے ایک ماہ درکار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی تفصیل لے کر میاں صاحب کو بتا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اسی جز (ج) میں میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے اس کا جواب تو سن لیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا سوال بہت اہم ہے۔ سوال یہ پوچھا گیا ہے کہ شام کو یا شام کے بعد وہاں کوئی بندوبست نہیں ہے۔ لوگ عام طور پر دن بھر مزدوری کرتے ہیں، دکاندار ہیں، ملازم ہیں اور وہ لوگ شام کے بعد سیر کے لئے نکلتے ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ لاہور میں کتنی آبادی ہے اور جتنے بھی پارک ہیں وہ شام کو ہی آباد ہوتے ہیں لیکن وہاں پر انہیں کون سی سکیورٹی کا مسئلہ بن گیا ہے ؟ اگر اتنے بڑے شہر، اتنی بڑی آبادی والے لاہور میں سکیورٹی کا مسئلہ نہیں ہے تو پھر انہیں ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سکیورٹی کا کیا مسئلہ بن گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! آپ نے وہاں شام کا کیا بندوبست کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! لائٹنگ کا انتظام مکمل ہو چکا ہے۔ یہ چار پارکوں کا اکٹھا منصوبہ تیار ہو رہا ہے اس لئے ایک ماہ کی مہلت مانگی ہے اس کے بعد ان کے علم میں لایا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پارلیمانی سیکرٹری صاحب یہاں پر گارنٹی دے رہے ہیں کہ انشاءاللہ پارک کی کنڈیشن اپ گریڈ ہو جائے گی۔

میاں محمد رفیق: پارلیمانی سیکرٹری جو گارنٹی دے رہے ہیں کیا ایک مہینے بعد پارک غروب آفتاب کے بعد رات کے لئے کھول دیں گے ؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! انشاءاللہ کھول دیں گے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دن کو تو کھلا ہوتا ہے میں غروب آفتاب کے بعد پارک کھولنے کی بات کر رہا ہوں۔ لاہور کے کتنے پارک ہیں جو غروب آفتاب کے بعد کھلے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری صاحب! میاں صاحب کی بات note کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں فدا حسین): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے noted۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر9189الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9246 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے لیکن یہ سپیکر صاحب نے pending کیا تھا۔ تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع جہلم نور پور رکھ کے رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*8970: **محترمہ راحیلہ انور:** کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نور پور رکھ ضلع جہلم کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) مذکورہ رکھ میں سرکاری رقبہ کتنا ہے اور کس کس مقامی زمیندار کا کتنا کتنا رقبہ ہے؟

(ج) مذکورہ رکھ میں سرکاری جنگل اور ذاتی جنگلات کتنی اقسام کے پودوں پر مشتمل ہیں؟

(د) گزشتہ پانچ سال کے دوران مذکورہ رکھ کے ذاتی جنگلات کے مالکان سے محکمہ نے کتنی لکڑی فروخت پر کتنا ٹیکس وصول کیا تفصیل سال وار فراہم کریں نیز مذکورہ عرصہ کے دوران ٹیکس وصولی کی رسیدات کی نقل فراہم کریں۔

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) اس نام کی کوئی سرکاری رکھ / سرکاری جنگل جہلم فارسٹ ڈویژن میں نہ ہے۔

(ب) کیونکہ رکھ نور پور محکمہ جنگلات جہلم کے زیر انتظام نہ ہے اس لئے اس کی تفصیل کے بارے میں کوئی علم نہ ہے۔

(ج) چونکہ یہ سرکاری جنگل نہ ہے اس لئے تفصیلات کے بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے۔

(د) چونکہ مذکورہ رکھ جہلم فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام نہ ہے اس لئے اس کے بابت کوئی تفصیلات نہ ہے۔

صوبہ بھر کی نہروں اور شاہراہوں پر درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*9189: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے سیلابوں طوفانوں اور روزمرہ کے استعمال کی وجہ سے صوبہ بھر میں بالعموم اور قومی شاہراہوں سے قیمتی درختوں کے کٹ جانے کی وجہ سے قیمتی لکڑی کی بہت قلت پیدا ہوگئی ہے اور ماحول میں آلودگی بھی بتدریج بڑھ رہی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ شیشم، کیکر کے درخت جو نہروں اور سڑکوں کے کناروں پر پرورش پاتے ہیں وہ معقول داموں فروخت ہوئے تھے اور محکمے کو اربوں روپے کا زرمبادلہ حاصل ہوتا تھا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ ایک جامع پالیسی طے کر کے صوبہ بھر کی شاہراہوں اور نہروں کے کناروں پر ہر سال نئے درخت لگانے کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری (میاں یاور زمان):

(الف) جی ہاں! یہ بات کسی حد تک درست ہے کہ پچھلے دس پندرہ سالوں میں زیادہ تر شاہرات کی توسیع ہوئی ہے لیکن محکمہ جنگلات نے اس کی وجہ سے درختوں کی کٹائی کے عوض تقریباً 10 گنا درخت یا تو اُنہی سڑکوں کی اطراف میں لگائے ہیں جن کی توسیع ہوئی ہے اور اگر توسیع شدہ سڑکات کے اطراف میں جگہ نہیں تھی تو اُس ضلع میں دیگر سڑکات کے کنارے یا محکمہ جنگلات کے زیر انتظام خالی رقبہ پر درخت لگائے ہیں۔ اور یہ حکومت پنجاب کی مستقل

پالیسی ہے اور حکومت کی اس پالیسی کی وجہ سے ماحول میں بہتری ہوئی ہے۔ اس طرح اگر دریاؤں کے کنارے واقع جنگلات دریاؤں میں طغیانی کی وجہ سے مرتے ہیں تو فوراً اُن کی رپورٹ NDMA کو کی جاتی ہے اور اس طرح بحالی جنگلات کا کام کیا جاتا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے، نہروں اور سڑکات کے کنارے درختوں کو حکومت کی مروجہ پالیسی کے تحت نیلامی کے ذریعے فروخت کیا جاتا ہے اور پچھلے سال محکمہ جنگلات میں درختوں کی نیلامی کے عوض تقریباً 85 کروڑ آمدن ہوئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) کے جواب میں بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ مرحلہ وار پروگرام کے تحت شاہراہوں اور نہروں کے کنارے خالی رقبہ پر درخت لگا رہا ہے علاوہ ازیں اگلے پانچ سالوں میں شاہرات اور نہروں کے کنارے شجرکاری کے لئے پلان تیار کیا جارہا ہے۔

موجودہ مالی سال 18-2017 کے دوران محکمہ جنگلات ترقیاتی اور غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت 10600 ایکڑ رقبہ پر ذخیرہ کی صورت میں اور 610 ایونیو میل شاہراہوں اور نہروں کے کنارے شجرکاری کر رہا ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

پی پی۔130 ڈسکہ میں ماہی پروری کے فش فارم اور ہیچری فارم سے متعلقہ تفصیلات

1489: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں ماہی پروری کا کوئی فش فارم یا ہیچری فارم کام کر رہا ہے اور اس میں پونگ تیار ہو رہا ہے یا کہ نہیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (میاں یاور زمان):

حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں ماہی پروری کا کوئی فش فارم یا ہیچری نہیں ہے۔ محکمہ ماہی پروری کی فش ہیچریاں اور نرسریاں ڈویژن اور ضلعی سطح پر بنائی جاتی ہیں۔ ضلع سیالکوٹ میں کوٹلی لوہاراں کے قریب موضع کوٹلی آرائیاں میں محکمہ ماہی پروری کی 86 ایکڑ پر محیط ایک بڑی فش

ہیچری کام کر رہی ہے۔ جہاں سے تمام قابلِ کاشت اقسام کا بچہ مچھلی نہ صرف ضلع سیالکوٹ کی تمام تحصیلوں بشمول ڈسکہ کے پرائیویٹ فارمرز حضرات کو مہیا کیا جاتا ہے بلکہ پنجاب کے دیگر اضلاع کے فش فارمرز حضرات بھی وہاں سے بچہ مچھلی حاصل کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک چھوٹی فش سیڈ نرسری سمبڑیال میں واقع ہے۔ وہاں سے بھی پرائیویٹ فِش فارمرز حضرات کو بچہ مچھلی مہیا کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب دوبارہ انتظار میں تھے کہ میرا نام لیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ رپورٹس کی میعاد میں توسیع کی تحریکوں کے بعد آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار بہادر خان میکن مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) ٹوبیکو ونڈ پنجاب 2017 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سردار بہادر خان میکن: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017(Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W299)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017(Bill No.9 of 2017) moved by Mrs Faiza Mushtaq MPA (W299)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

The Punjab Tobacco Vend (Amendment) Bill 2017(Bill No.9 of 2017) moved by Mrs. Faiza Mushtaq MPA (W299)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کردی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب چودھری محمد اکرام مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017،

مسودہ قانون تعلیمی محرکات مینجمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 اور

مسودہ قانون (ترمیم) ترویج وانضباط نجی تعلیمی ادارہ جات پنجاب 2017

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1) The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No.18 of 2017)
2) The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017 (Bill No.24 of 2017)
3) The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA(W-329)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1) The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No.18 of 2017)
2) The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017 (Bill No.24 of 2017)
3) The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA(W-329)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1) The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 (Bill No.18 of 2017)
2) The Punjab Education Initiatives Management Authority Bill 2017 (Bill No.24 of 2017)
3) The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017 (Bill No.8 of 2017) moved by Mrs Gulnaz Shahzadi MPA(W-329)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب چودھری عبدالرزاق ڈھلوں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 3158 اور 3620 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No.3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA(NM-369)
2. Starred Question No.3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Question No.3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA(NM-369)
2. Starred Question No.3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Question No.3158 asked by Mr. Shahzad Munshi, MPA(NM-369)
2. Starred Question No.3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میاں طارق محمود پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال2004تا2008اور2011-12 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال2004تا2008اور 2011-12کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2004-05،2005-06،2007-08 اور 2011-12پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال2004-05، 2005-06،2007-08اور2011-12 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ10۔دسمبر2017 سے31۔مئی2018تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2004-05،2005-06،2007-08 اور 2011-12پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال2004-05، 2005-06،2007-08اور2011-12 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر2کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ10۔دسمبر2017 سے31۔مئی2018تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2004-05،2005-06،2007-08 اور 2011-12پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹس برائے سال2004-05، 2005-06،2007-08اور2011-12 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی

نمبر2 کی رپورٹس ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 10۔دسمبر 2017 سے 31۔مئی 2018 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2002 تا 2005، 09-2008 اور 2012-13 پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب وحید اصغر ڈوگر پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2002-03، 2003-04، 2004-05، 2008-09 اور 2012-13 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2017 سے 31۔مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2002-03، 2003-04، 2004-05، 2008-09 اور 2012-13 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2017 سے 31۔مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 03-2002، 04-2003، 05-2004، 09-2008 اور 13-2012 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹوں کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 13۔دسمبر 2017 سے 31۔مئی 2018 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب سید حسین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحاریک استحقاق بابت سال 13-2012، 15-2014 اور 17-2016 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسین جہانیاں گردیزی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحریک استحقاق نمبر 20 بابت سال 2014، تحریک استحقاق نمبر 5، 14، 18، 20 بابت سال 2015، تحریک استحقاق نمبر 20 اور 35 بابت سال 2016، تحریک استحقاق نمبر 2، 3، 6، 7، 8، 10، 12 اور 15 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 11۔نومبر 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحریک استحقاق نمبر 20 بابت سال 2014، تحریک استحقاق نمبر 5،14،18،20 بابت سال 2015، تحریک استحقاق نمبر 20 اور 35 بابت سال 2016، تحریک استحقاق نمبر 2،3،6،7،8، 10،12 اور 15 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 11۔ نومبر 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 12 بابت سال 2013، تحریک استحقاق نمبر 20 بابت سال 2014، تحریک استحقاق نمبر 5،14،18،20 بابت سال 2015، تحریک استحقاق نمبر 20 اور 35 بابت سال 2016، تحریک استحقاق نمبر 2،3،6،7،8، 10،12 اور 15 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 11۔ نومبر 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

محترمہ فرحانہ افضل

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فرحانہ افضل، ایم پی اے، ڈبلیو۔315 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 15۔ جون 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رانا شعیب ادریس خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رانا شعیب ادریس خان، ایم پی اے، پی پی۔55 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 7 تا 15۔جون 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر عالیہ آفتاب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر عالیہ آفتاب، ایم پی اے، ڈبلیو۔338 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 13 تا 15۔جون 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی۔107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5 تا 12۔جون،12 تا 15۔ستمبر اور 16 تا 20۔اکتوبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)،ایم پی اے، پی پی۔222 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14 تا15۔جون 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں طارق محمود

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں طارق محمود،ایم پی اے، پی پی۔113 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 2 تا15۔جون اور 11 تا18۔ستمبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نبیرہ عندلیب

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نبیرہ عندلیب، ایم پی اے، ڈبلیو۔350 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11 تا 22۔ ستمبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان، ایم پی اے، پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14 تا 15 اور 21 تا 22۔ ستمبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سردار بہادر خان میکن

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار بہادر خان میکن، ایم پی اے، پی پی۔38 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18 تا 19۔ ستمبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

سید عبدالعلیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سید عبدالعلیم، ایم پی اے، پی پی۔244 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 11 تا 15۔ ستمبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نجمہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نجمہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو۔324 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 20 تا 21۔ ستمبر 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں ایک اہم بات کی طرف آپ اور اس معزز ایوان کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں۔ ایک خاتون اور ایک working woman ہوتے ہوئے کہوں گی کہ اس ملک اور معاشرے کی ستم ظریفی ہے کہ خواتین کو وہ تحفظ حاصل نہیں جو کہ انہیں مہیا ہونا چاہئے۔ خواتین گھروں سے باہر ہر field کے اندر اپنا آپ منوانے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن اتنے ہی challenges انہیں درپیش بھی ہوتے ہیں اور خاص طور

پر Harassment on job place کے حوالے سے خواتین کو بہت سے challenges درپیش ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے اس حوالے سے قانون بھی پاس کیا لیکن اس کے باوجود جس عورت کے ساتھ harassment ہوتی ہے قصوروار بھی وہی سمجھی جاتی ہیں، عدالتیں بھی اسی کے خلاف لگتی ہیں اور ثبوت بھی اسی سے مانگے جاتے ہیں۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں ایک اہم واقعہ اس وقت ہوا جب عائشہ گلالئی، ایم این اے نے اپنے ہی پارٹی لیڈر کے خلاف harassment کی بات کی تھی۔ اسے اس کا یہ جواب ملا کہ اس کی character assassination کی گئی اور اس کے اُوپر تیزاب پھینکنے کی باتیں بھی کی گئیں لیکن دوسری طرف سے کسی نے ثبوت دیا اور نہ ہی کسی نے جواب دینا مناسب سمجھا۔ آج تک اس کا کیس وہیں کا وہیں کھڑا ہے۔ مجھے خوشی ہے اور میں اس بات پر اطمینان محسوس کرتی ہوں کہ آج الیکشن کمیشن آف پاکستان نے کم از کم پہلا step تو اٹھایا ہے کہ جو خاتون harassment کی بات کر رہی ہے اِس کو harass کرنے کی بجائے اُس کی بات کی جس نے اسے harass کیا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ معاملہ already الیکشن کمیشن آف پاکستان میں چل رہا ہے اس لئے یہاں پر اس حوالے سے بات نہ کی جائے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ایک CSP آفیسر کی بیوی اور عائشہ احد کو بھی harassment کیا گیا تھا تو اس کا بھی نوٹس لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سعدیہ سہیل رانا! میں نے محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو منع کر دیا ہے اور وہ بیٹھ گئی ہیں لہٰذا آپ بھی تشریف رکھیں۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب آصف محمود کی ہے۔ یہ تحریک استحقاق آج کے لئے pending کی گئی تھی۔ ابھی وزیر قانون تشریف لاتے ہیں تو وہ اس تحریک استحقاق کا جواب دیں گے۔

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! میں نے اپنی ایک تحریک استحقاق 12-01-2016 کو ایوان کے اندر پڑھی تھی اور آج تقریباً اس کو گیارہ ماہ ہو چکے ہیں لیکن ابھی تک اس تحریک استحقاق کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کی تحریک استحقاق کمیٹی کو بھجوائی گئی تھی؟

جناب اعجاز خان: جناب سپیکر! میری یہ تحریک استحقاق pending کی گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اعجاز خان کی اس تحریک استحقاق کے بارے میں چیک کر کے مجھے بتایا جائے کہ اس کی کیا update ہے؟

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 963/17 ڈاکٹر مراد راس کی ہے اور اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔

پنجاب بھر میں مستحق افراد میں تقسیم کئے جانے والے جانوروں میں بے ضابطگیوں کا انکشاف

(---جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر! میٹروپولیٹن کارپوریشن کے بائی لاز میں ملٹی سٹوری بلڈنگز کے لئے فائر فائٹنگ کا نظام فراہم کرنے کی ذمہ داری متعلقہ عمارت کے مالکان کی ہے۔ پراپرٹی مالکان کی طرف سے جب تعمیر کے لئے نقشہ پیش کیا جاتا ہے تو ملٹی سٹوری بلڈنگ میں فائر فائٹنگ کے انتظام کو مطلوبہ معیار کے مطابق فراہم کرنا لازمی قرار دیا جاتا ہے اور وہ اس نقشے میں اس کو ظاہر کرتا ہے۔ بلڈنگ کے فائر سسٹم کو اس عمارت کے نقشے میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی احسن طریقے سے جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ اسی طرح ملٹی سٹوری

عمارت کی تکمیل کے بعد محکمہ سول ڈیفنس سے فائر فائٹنگ کے نظام کو مکمل طور پر چیک کروا کر اس کا سرٹیفکیٹ مالک حاصل کرتا ہے ،اس کے بعد اس کا فائنل نقشہ پاس کیا جاتا ہے اور اسے certificate completion دیا جاتا ہے۔یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنا مالک کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر!اس نصب شُدہ نظام کے حوالے سے مقررہ مدت گزرنے پر بھی تجدیدی سرٹیفکیٹ حاصل کرنا لازمی ہوتا ہے۔سول ڈیفنس اس عمارت کے فائر سسٹم کو چیک کرنے کے بعد یہ تجدیدی سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔بلڈنگ بائی لاز کے تحت فائر فائٹنگ نظام کے لئے انڈر گراؤنڈ واٹر ٹینک کے ساتھ مکینیکل سسٹم کا ہونا بھی لازمی ہے۔آتشزدگی کے واقعات کے پیش نظر عدالت عالیہ نے ایک رٹ پٹیشن کے تحت فائر سیفٹی کمیشن مقرر کیا تھا۔مورخہ 2013-07-11 کو کمیشن کی طرف سے جو سفارشات مرتب کی گئی تھیں اُن پر بھی عمل کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر!صوبائی دارالحکومت میں بلڈنگ بائی لاز برائے کثیر منزلہ عمارات کے سلسلے میں International Planning Standards کے مطابق مزید بہتری لائی جا رہی ہے اور ان standards کو MCL کے بائی لاز کا حصہ بنایا گیا ہے جس سے امید کی جاتی ہے کہ آئندہ ان کثیر منزلہ عمارات میں کسی بھی ناگہانی صورتحال سے نپٹنے کے لئے بلڈنگ کے اندر بہتر انتظامات موجود ہوں گے تاکہ ریسکیو 1122 کے آنے سے پہلے اس کو کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!میں اس سلسلے میں صرف ایک چھوٹی سی گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے ایک standard جواب دے دیا ہے۔یہ میرے ساتھ ابھی چلیں اور میں انہیں لاہور کی دس ایسی عمارتیں دکھاتا ہوں کہ جہاں پر یہ چیزیں maintain نہیں کی جا رہیں۔یہ میرے ساتھ صرف مین بلیوارڈ تک چلیں۔وہاں پر ایسے حالات ہیں کہ خدانخواستہ اگر آگ لگ جائے تو جانی نقصان اتنا ہو گا کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔مالی نقصان کو چھوڑ دیں

لیکن وہاں پر جتنا جانی نقصان ہو گا اس بارے میں آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ میں انہیں مین بلیوارڈ کی ایک سڑک کے اُوپر ایسی دس عمارتیں دکھا سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! جب یہ ایک دفعہ فائر فائٹنگ سسٹم کا سرٹیفکیٹ جاری کر دیں تو اسے دوبارہ چیک کرنے کا کیا نظام ہے کہ آیا وہ یہ سب چیزیں maintain بھی کر رہے ہیں یا نہیں؟ عمارتیں تو دس دس، پندرہ پندرہ سال پرانی ہو چکی ہیں تو ان کو دیکھنے کے لئے کون سے اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں کہ ان عمارتوں میں آگ سے بچاؤ کے لئے مطلوبہ انتظامات کئے جا رہے ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب رمضان صدیق بھٹی):
جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے پہلے بھی بتایا ہے کہ جب کورٹ کی طرف سے کمیشن بنا اور اُس کے بعد ہم نے باقاعدہ لاہور شہر میں main boulevard کے ساتھ ساتھ بلڈنگز کو check کرنا شروع کیا تو جہاں جہاں یہ سسٹم نہیں تھا یا جہاں جہاں ہمیں یہ سسٹم ناکارہ نظر آیا تو ہم نے اُس کے اوپر کارروائی کی۔ یہ معزز ممبر ہمیں اتنا دُور جا کر دس بلڈنگز دکھا رہے ہیں میں یہاں پر بتاتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی میں بھی یہ fire alarm system لگا ہوا ہے، اس کے ساتھ واپڈا ہاؤس میں بھی یہ سسٹم لگا ہوا ہے، اُس کے ساتھ آواری ہوٹل میں لگا ہوا ہے، اُس کے ساتھ ایک پٹرول پمپ ہے اُس کے اوپر بھی لگا ہوا ہے تو ہمیں یہ سسٹم دیکھنے کے لئے زیادہ دُور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے سامنے بنک الفلاح ہے اُس کے اندر بھی یہ سسٹم لگا ہوا ہے۔ میں نے پنجاب اسمبلی کے ساتھ والی دس بلڈنگز گنوا دی ہیں جن میں یہ fire alarm system لگا ہوا ہے اور حکومت ان کو check بھی کرتی ہے۔ اسی طرح مال روڈ ہو یا گلبرگ ہو ہم ان چیزوں کو check کرتے رہتے ہیں اور جہاں زیادہ خطرہ ہوتا ہے جیسے Pump Stations CNG Stations or Petrol ہیں وہاں پر ہم ہر تین ماہ کے بعد frequently check کرتے ہیں اور بلڈنگز میں بھی check کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! مزید یہ کہ کچھ بلڈنگز لوکل گورنمنٹ کے purview میں نہیں آتی جیسا کہ انہوں نے main boulevard کا ذکر کیا ہے وہاں پر ایل ڈی اے کا عملہ اس سسٹم کو check کرتا رہتا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! گلبرگ کے اندر جتنی residential buildings تھیں وہ سب آہستہ آہستہ commercial ہوتی جا رہی ہیں تو کیا اُن بلڈنگز کے اندر بھی یہ اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر! پچھلے دس سال کے اندر بہت سے گھروں کو کمرشل بلڈنگز بنا دیا گیا اُن کے اندر یہ اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں یا نہیں؟ وہاں پر آگ لگی ہے آپ نے بھی خبروں میں دیکھا ہو گا اور میں نے وہاں پر جا کر اپنی آنکھوں سے لگی آگ دیکھی ہے لیکن وہاں پر کوئی انتظام نہیں تھا۔ آپ الفتح سٹور کو ہی دیکھ لیں جب وہاں پر آگ لگی تو سارا سٹور جل کر راکھ ہو گیا لیکن وہاں پر کوئی fire alarm system نہیں تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بھٹی صاحب! اس کو ensure کرائیں۔ جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 974/17 محترمہ نگہت شیخ کی ہے۔ جی، محترمہ!

فنڈز کی عدم فراہمی کی وجہ سے خصوصی بچوں کی پک اینڈ ڈراپ کی ٹرانسپورٹ بند

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق فنڈز کی عدم فراہمی پر پٹرول ختم خصوصی بچوں کی تعلیم کے لئے پک اینڈ ڈراپ فراہم کرنے والی ٹرانسپورٹ بند، سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ متبادل انتظام نہ کر سکا، ٹرانسپورٹ بندش سے بچے گھروں تک محدود، اکثر والدین خود سکول لے جانے پر مجبور۔

جناب سپیکر! تفصیل کچھ یوں ہے کہ سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت پنجاب بھر کے سکولز اور کالجز میں زیر تعلیم خصوصی بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کرنے والی ٹرانسپورٹ پٹرول کی عدم فراہمی پر بند ہو گئی۔ فنڈز نہ ملنے کے باعث سینکڑوں خصوصی بچوں کی تعلیمی سرگرمیاں شدید متاثر ہو رہی ہیں۔ ٹرانسپورٹ بند ہونے کی وجہ سے یا تو بچے گھروں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں یا پھر والدین ان کو کبھی کبھار

سکول لے جانے اور چھوڑنے پر مجبور ہیں۔ سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ابھی تک متبادل انتظام نہیں کر سکا۔ والدین کے شدید احتجاج کے باوجود ٹرانسپورٹ بحال نہیں کی گئی۔ فنڈز منتقل نہ ہونے کے باعث ٹرانسپورٹ میں ڈیزل نہ ڈالا جاسکا اور سپیشل ایجوکیشن بچوں کی بسیں سکولز میں ہی کھڑی رہیں۔

جناب سپیکر! ذرائع نے بتایا کہ سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام پنجاب میں تقریباً 30 ہزار خصوصی بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اس دوران سرکاری ٹرانسپورٹ کے ذریعے سپیشل خصوصی بچوں کو پک اینڈ ڈراپ کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے تاہم گزشتہ ایک ماہ سے بچوں کی ٹرانسپورٹ کو ڈیزل کے لئے فنڈز جاری نہیں کئے جا رہے ہیں جس کے باعث بچوں کو سکولز اور کالجز لانے لے جانے والی بسیں بند کھڑی ہیں۔

جناب سپیکر! ذرائع نے بتایا کہ ٹرانسپورٹ بند ہونے کی وجہ سے لاہور، سرگودھا، بہاولپور، راولپنڈی، اٹک، سکول، فیصل آباد، ڈی جی خان، ملتان، ساہیوال، جھنگ، سرگودھا، شیخوپورہ اور راجن پور، مظفر گڑھ، خانیوال، وہاڑی، پاکپتن، چنیوٹ، میانوالی اور رحیم یار خان، ٹوبہ ٹیک سنگھ میں قائم سکولز اور کالجز کے اکثر خصوصی بچے تعلیم کے زیور سے محروم ہو رہے ہیں۔ بصارت، ذہنی اور سماعت کے امراض کا شکار بچے سفری سہولت میسر نہ ہونے پر اپنی تربیت گاہ تک نہیں جاپا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری جانب خصوصی بچوں کے اکثر والدین میں اتنی سکت نہیں کہ وہ کسی اور ٹرانسپورٹ کی مدد سے بچوں کو تعلیم کے لئے سکول اور کالج بھجوائیں۔ اس حوالے سے مؤقف دیتے ہوئے سیکرٹری سپیشل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ امبرین رضا نے کہا کہ ٹرانسپورٹ کا مسئلہ اس لئے آیا تھا چونکہ نئے بلدیاتی نظام کے تحت ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی بنائی ہیں اور ان اتھارٹیز کو فنڈز کی فراہمی کے لئے نیا بنک اکاؤنٹ 5 کھلوایا گیا ہے جس کی وجہ سے فنڈز کی منتقلی ابھی ہو رہی ہے۔ جلد یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کچھ مقامات پر یہ مسئلہ حل کر لیا گیا ہے۔ فنڈز کی عدم دستیابی اور بروقت نئے اکاؤنٹ میں اس کی منتقلی نہ ہونے سے صوبہ بھر کے خصوصی بچوں کے والدین میں شدید بے چینی اور اضطراب پایا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/980 جناب محمد سبطین خان اور جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک تیمور مسعود صاحب اور جناب احمد خان بھچر کی ہے۔۔۔ دونوں معزز ممبران موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/984 میاں طارق محمود کی ہے۔ جی، میاں صاحب!

نان سروس سٹرکچر ملازمین سکیل 16 اور 17 کو اپ گریڈ کرنے کا مطالبہ

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے سرکاری ملازمین کی ایسوسی ایشن کے مطالبہ پر نان سروس سٹرکچر ملازمین سکیل 5 تا 15 کو اگلے سکیل میں ترقی دینے کا نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.40-80/2015 مورخہ 26۔جولائی 2017 جاری کر دیا ہے لیکن ایسے سرکاری ملازمین جو 16 اور 17 میں سروس سٹرکچر کے بغیر دس سالوں سے زائد عرصہ سے ملازمت کر رہے ہیں ان کو اگلے سکیل میں ترقی دینے کے لئے کوئی نوٹیفکیشن جاری نہیں کیا گیا۔ اس طرح نان سروس سٹرکچر گزیٹڈ ملازمین کے ساتھ ناانصافی اور ان کی حق تلفی ہوئی ہے۔ حکومت ماضی میں سروس سٹرکچر اور ترقی کے مواقع رکھنے والے جنرل کیڈر کے ملازمین سکیل 5 تا 15 اور سکیل 16، 17 رکھنے والے ملازمین کے سکیلز کو اپ گریڈ کر چکی ہے۔ اب حال ہی میں نان سروس سٹرکچر سکیل 5 تا 15 کے سکیلز بھی اپ گریڈ کر دیئے گئے ہیں۔ صرف وہ ملازمین جو سکیل 16 اور 17 میں پچھلے دس سالوں سے زائد ایک ہی سکیل میں کام کر رہے ہیں ان کی کوئی لائن آف پروموشن کے مواقع نہ ہیں اور نہ ہی کوئی سروس سٹرکچر ہے وہ ترقی سے محروم ہیں اور اپنے نوٹیفکیشن کے جاری ہونے کے منتظر ہیں۔

جناب سپیکر! ایسے ملازمین کی نہ صرف حق تلفی ہے بلکہ آئین پاکستان کی دفعہ 25 کی بھی خلاف ورزی ہے۔ حکومت پنجاب کے اس امتیازی سلوک سے ان ملازمین میں سخت بے چینی اور غم و

غصہ پایا جاتا ہے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار آج پیش ہوئی ہے اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب احمد خان بھچر، جناب محمد سبطین خان اور ملک تیمور مسعود کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ!

صوبائی دارالحکومت میں غیر معیاری ادویات اور عطائیوں کی بھرمار

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" کی اشاعت مورخہ 3۔اکتوبر 2017 کی خبر کے مطابق صوبائی دارالحکومت ایک مرتبہ پھر غیر معیاری ادویات اور عطائیوں کی منڈی میں تبدیل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! بتایا گیا ہے کہ صوبائی محکمہ صحت پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے ٹاؤنز میں تعینات ڈرگ انسپکٹرز کو کام سے روک دیا ہے اور ان کی جگہ ترکی کی کمپنی کو ڈرگ سیلز لائسنس اور انسپکشن کے لئے دیئے گئے ٹھیکے کے تحت رکھے گئے ڈرگ انسپکٹرز کو سامنے لایا گیا ہے جو آتے ہی اس کام میں ناکام ہو گئے ہیں۔ پنجاب ڈرگ ڈرگیسٹ کونسل اور کیمسٹ ایسوسی ایشن کا کہنا ہے کہ کئی ماہ سے جمع کروائے گئے ڈرگ سیلز لائسنسوں کی تجدید نہیں ہو سکی جس کے باعث کیمسٹوں میں تشویش پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف شہر میں غیر معیاری ادویات کی خرید و فروخت کا دھندہ از سر نو شروع ہو گیا ہے جس کے ساتھ ساتھ جعلی اور عطائی ڈاکٹرز نے سر اٹھا لیا ہے اور دوبارہ سادہ لوح مریضوں کی زندگیوں سے کھیلنا شروع ہو گئے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ترک ٹھیکیدار کمپنی نے تاحال سات

ڈرگ انسپکٹرز کنٹریکٹ پر بھرتی کئے ہیں جو تاحال کام نہیں کر سکے جس کے باعث شہر میں زیر زمین چلے جانے والے عطائی ڈاکٹرز اور ڈرگ مافیا ایک دفعہ پھر میدان میں آ گیا اور انہوں نے انسانی زندگیوں سے کھیلنے کا دھندہ از سر نو شروع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! ذرائع کے مطابق اس وقت شہر میں 3 لاکھ 70 ہزار کے قریب جعلی اور عطائی ڈاکٹرز نے دوبارہ دکانداریاں شروع کر دی ہیں۔ مزنگ اور صفا والا چوک کے قرب وجوار میں عطائی لیڈی ہیلتھ وزیٹر کے جعلی زچہ بچہ کلینک جو سیل کئے گئے وہاں یہ دوبارہ دھندہ شروع ہو گیا ہے۔ اسی طرح راوی ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن، داتا گنج بخش، نشتر ٹاؤن، واہگہ ٹاؤن میں جعلی اور عطائی آرتھوپیڈک یعنی ہڈی جوڑ کے کلینکس دوبارہ شروع ہو گئے ہیں اور انہوں نے لوگوں کی زندگیوں سے کھیلنا شروع کر دیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار آج پیش کی گئی ہے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر مسودہ قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میری تحریک استحقاق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے اس کو ایک طرف رکھا ہوا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! بالکل رکھی ہوئی ہے لیکن مجھے آثار نظر نہیں آ رہے کہ کوئی آئے گا۔ اس میں جواب کی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر آپ اس تحریک استحقاق کو پڑھیں کہ ایک شخص سرعام۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کو پڑھ بھی لوں گا لیکن اس کا ایک دفعہ جواب تو لے لیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ اس کو پڑھ لیں گے تو آپ کو اندازہ ہو جائے گا۔ اس کا جواب اور اس کے سارے proves میرے پاس ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کس سے جواب مانگ رہے ہیں۔

مسودہ قانون ریگولیشن آف انفراسٹرکچر پراجیکٹس پنجاب 2017 کو متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Mian Mehmood-ur-Rasheed may move the Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017.

MIAN MEHMOOD-UR-RASHEED: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017."

The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Mian Mehmood-ur-Rasheed!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون ریگولیشن آف پبلک انفراسٹرکچر پراجیکٹس پنجاب 2017

MIAN MEHMOOD-UR-RASHEED: Mr Speaker! I introduce the Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Regulation of Public Infrastructure Projects Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under Rule 94 it is referred to the Standing Committee on Communication and Works with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون انند کارج پنجاب 2017کو متعارف

کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Mr Ramesh Singh Arora may move the Punjab Anand Karaj Bill 2017.

MR RAMESH SINGH ARORA: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Anand Karaj Bill 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Anand Karaj Bill 2017."

> The motion moved and the question is:
>
> "That leave be granted to introduce the Punjab Anand Karaj Bill 2017."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Mr Ramesh Singh Arora!

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون انند کارج پنجاب 2017

MR RAMESH SINGH ARORA: Mr Speaker! I introduce the Punjab Anand Karaj Bill 2017.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Anand Karaj Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 90(4) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Under Rule 94 it is referred to the Standing Committee on Human Rights with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون کلیننگ پروڈکٹس سیفٹی پنجاب 2017
کو متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Mr Asif Mehmood may move the Punjab Cleaning Products Safety Bill 2017.

MR ASIF MEHMOOD: Mr Speaker! I move:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Cleaning Products Safety Bill 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That leave be granted to introduce the Punjab Cleaning Products Safety Bill 2017."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں financial implications ہیں۔ اس میں چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو گورنمنٹ کو refer کیا جاتا اور اس کی permission کے بعد پیش کیا جاتا۔ جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس کے procedure میں کوئی mistake ہوئی ہے۔ آپ اس کو pending کر لیں اور سیکرٹریٹ اس کو دیکھ لے کہ:

> Whether financial implications are there or not...

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو اسی ہفتہ کے لئے pending کر لیتے ہیں۔ یہ بل آجائے گا تو آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے؟ ان کو دیکھنے دیں۔

مسودہ قانون قبل از پیدائش جنس کا تعین پنجاب 2017

MR DEPUTY SPEAKER: Mrs Kanwal Nauman, Mrs Nabira Indleeb, Mrs Raheela Khadim Hussain, Mrs Shameela Aslam and Mrs Shabeena Zikria Butt may move the Punjab Prohibition of Prenatal Sex Determination Bill 2017.

Since, no one is present in the House, the Bill is disposed of.

Dr Syed Waseem Akhtar may move the Punjab Compulsory Teaching of the Holy Quran Bill 2017.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ بل قرآن پاک کی compulsory teaching کے حوالے سے ہے۔ وہ چھٹی پر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کو pending کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2017 کو متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Mian Mehmood-ur-Rasheed may move the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017.

MIAN MEHMOOD-UR-RASHEED: Mr Speaker! I move

"That leave be granted to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Provincial Motor Vehicles Bill 2017.

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس کو اس submission کے ساتھ oppose کروں گا کہ محترم قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ:

"Whoever, while driving or riding a motorcycle in a metropolitan city on a road which is not less than 80 feet wide, changes traffic lanes in such a manner which endangers or is like to endanger the human life or property shall be punished with imprisonment which may extend to one month and /or with a fine which may extend to five thousand rupees but not less than two thousand rupees."

جناب سپیکر! یہ already مختلف دفعات میں موجود ہے کیونکہ جو ایسا Act ہو، جو اس کی اپنی life یا کسی دوسرے کی life کے لئے endangered ہو تو اس کے لئے مختلف دفعات موجود ہیں جن میں (g)279,320,322,337 اور PPC 427 ہے۔ اس میں already بعض دفعات میں دو سال تک قید اور جرمانہ بھی ہے۔ یہ چیز covered ہے اور Act میں already punishment موجود ہے اس لئے further in this way اس سزا کو in lighter terms میں لانا مناسب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا یہ جو رانا صاحب فرمارہے ہیں یہ بات اپنی جگہ پر ٹھیک ہوگی لیکن جس تیزی کے ساتھ بڑے شہروں میں موٹر سائیکل کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں جو legislation کرنا چاہ رہا ہوں وہ کسی جگہ بھی pinpointed نہیں ہے اور وہ یہ ہے کہ میٹروپولیٹن سٹی میں 80 فٹ یا اس سے بڑی سڑک پر ایک lane موٹر سائیکل کے لئے مخصوص کر دیں، میری ٹریفک والوں سے بھی بات ہوتی ہے، یہ قانون پہلے تو کسی جگہ پر موجود ہی نہیں ہے۔ اب بڑی سڑکوں پر مکھی اور مچھروں کی طرح موٹر سائیکلیں نظر آتی ہیں اور موٹر سائیکل والا کوئی پروا نہیں

کرتا کہ وہ first, second or third lane میں جا رہا ہے لہٰذا اس وجہ سے بے تحاشا accidents ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو لاہور شہر کی مثال دیتا ہوں کہ لاہور شہر کی اس وقت situation uncontrollable ہے۔ اگر یہ قانون ہے تو کہاں ہے کیونکہ اس پر تو کوئی بھی عملدرآمد ہو رہا اور نہ ہی کسی کی سمجھ میں یہ بات ہے کہ ایسا کوئی قانون موجود ہے۔ اس قدر تیزی کے ساتھ لاکھوں کی تعداد میں موٹر سائیکلوں میں اضافہ ہو رہا ہے، آپ کسی چوک چوراہے میں کھڑے ہو جائیں، آپ گاڑی میں سفر کر رہے ہوں یا پیدل سڑک پار کرنا چاہیں تو اس قدر زیادہ سینکڑوں کی تعداد میں ایک لمحے کے اندر وہاں موٹر سائیکلیں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں کو ٹریفک کی sense بھی نہیں ہے کہ وہ ایک ایک موٹر سائیکل پر چار چار، چھ چھ افراد بیٹھے ہوتے ہیں اور کار کی first lane جو کہ speedy چلنے والی ہوتی ہے اس پر وہ موٹر سائیکل چلا رہے ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو رانا صاحب فرما رہے ہیں تو اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیں تاکہ اس پر غور و خوض ہو جائے۔

جناب سپیکر! اگر یہ قانون پہلے سے موجود ہوگا تو ظاہر ہے سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ آجائے گی کہ اس قانون کی ضرورت نہیں ہے۔ Otherwise میں یہ سمجھتا ہوں کہ جس تیزی کے ساتھ بے ہنگم ٹریفک پھیل رہی ہیں اس سے بے شمار مسائل پیدا ہو رہے ہیں، بے شمار جانیں ضائع ہو رہی ہیں اور روزانہ سینکڑوں کے حساب سے لاہور کی سڑکوں پر accidents ہو رہے ہیں۔ ہر چوک چوراہے پر ایک آدھ گھنٹے بعد موٹر سائیکل گاڑی کے ساتھ ٹکرائی ہوتی ہے اور پوری ٹریفک جام ہو جاتی ہے لہٰذا میری آپ سے یہ استدعا ہے اور میں رانا صاحب سے بھی یہی کہوں گا کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے اس کو یہاں پر kill کرنے کی بجائے اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ کمیٹی اس پر detailed deliberations دے دے اور غور و خوض کر لے اگر کمیٹی سمجھے گی کہ اس پر legislation نہیں ہونی چاہئے تو نہیں ہوگی اور اس کی رپورٹ آجائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! کیا اس پر رپورٹ آنے دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو بات لیڈر آف دی اپوزیشن فرما رہے ہیں وہ تو in general terms بات کر رہے ہیں، generally جو ٹریفک کا نظام ہے اس پر بیٹھ کر بات ہو سکتی

یہ تو legislation. to this amendment or بل ہے لیکن یہ تو مجھے کوئی انکار نہیں ہے اس سے ہے پھر scope limited ہو گا اس لئے آپ اگر ان general terms ٹریفک نظام کے لئے کوئی suggestions دینا چاہتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جو سٹینڈنگ کمیٹی ٹرانسپورٹ یا جس بھی ڈیپارٹمنٹ کے زمرے میں یہ چیز آتی ہے وہاں پر اس کو in general terms for consideration بھیجی جا سکتی ہے۔لیڈر آف دی اپوزیشن کی بات درست ہے لیکن جو specific ترمیم کی بات ہے تو اس حوالے سے ٹریفک کے لوگ یہاں پر موجود ہیں۔ اگر لیڈر آف دی اپوزیشن آج یا جس دن بھی یہ چاہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر specific ترمیم پر بات کر لیں۔اگر وہ سمجھیں کہ یہ ضروری ہے تو یہ بھی میں کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن اس سارے معاملے کو میں نے متعلقہ ٹریفک اتھارٹیز کے ساتھ بیٹھ کر دیکھا ہے تو میرا خیال ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن بھی اس کو دیکھ لیں۔ اگر پھر ان کا بھی یہی view ہوا کہ یہ ساری چیزیں already موجود ہیں تو پھر میرا خیال ہے کہ اس specific ترمیم یا legislation کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ باقی یہ ٹریفک کی بہتری کے لئے جو terms in general بات کر رہے ہیں وہ ٹھیک ہے اس سے کوئی انکار نہیں ہے ۔ اس پر اگر کوئی تجویز یا اس کے مطابق کوئی legislation ہو تو وہ ٹھیک ہے کر لی جائے گی۔ اس پر اگر یہ آج ہی مناسب سمجھیں تو آج ہی بیٹھ کر بات کر لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That leave be granted to introduce the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017."

نہیں۔ آپ لوگ ایک منٹ ذرا صبر کریں۔ رانا صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ میں ان کو نہ یہ کہہ رہا ہوں کہ وہ اپنی ترمیم واپس لیں اور نہ ہی میں اس کو اس طرح سے oppose کرنا چاہتا ہوں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اس specific ترمیم پر لیڈر آف دی اپوزیشن اور ٹریفک اتھارٹیز بیٹھ کر دیکھ لیں اگر یہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ یہ ترمیم ضروری ہے تو اس ترمیم کو بھی opt کر لیں گے۔ باقی انہوں نے in general terms جو discussion کی ہے وہ scope اور ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راناصاحب! کیا پھر اس ترمیم کو pending کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! جی، اس کو pending کر دیں اور وہ جو سٹینڈنگ کمیٹی کا معاملہ ہے اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کر دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پہلے ہی اپوزیشن کی 40/50 کے قریب legislation پر ترامیم pending پڑی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کو پھر pending کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اوّل تو وہ آتی ہی نہیں ہیں اگر آ بھی جائیں تو اس سے وزیر قانون principally agree کر رہے ہیں لیکن اس بات پر بضد ہیں کہ اس معاملے کو ہم سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس نہیں بھیجتے بلکہ ہم ویسے ہی بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ House, being being custodian of the speaker آپ یا تو یہ سوال ایوان میں put ہی نہ کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں، میری بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! مجھے آپ ایک منٹ بات کر لینے دیجئے۔ آپ نے یہاں پر ایک question put کر دیا ہے اور یہاں پر آپ نے دونوں اطراف کا جواب بھی لے لیا ہے اور بڑی واضح طور پر کسی نے بھی اس کو oppose نہیں کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں تو ابھی اس کا جواب لے رہا تھا لہٰذا آپ اس طرح کی بات نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! کسی بھی ممبر کی طرف سے کوئی آواز نہیں آئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی آواز کو آپ اس طرح سے نہ دبائیں۔ ہم نے ایک بات کی ہے اس میں کسی کی کوئی سیاست نہیں ہے بلکہ یہ روز کا ایک common مسئلہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر

legislation ہونی چاہئے۔ ہمارے قوانین 100/50 سال پہلے کے بنے ہوئے ہیں اس وقت شاید موٹر سائیکل ہی نہیں تھی۔ موٹر سائیکل کے آنے سے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ مسئلہ کیوں سٹینڈنگ کمیٹی میں نہیں جا سکتا یہ کیوں off the record بات کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس میں بات یہ ہے کہ میں نے ہمیشہ جو بھی private members Bills آتے ہیں ان کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ یہ already ایکٹ میں موجود دو سال کی سزا کو ایک ماہ کرنا چاہتے ہیں تو کیا اس سے صورتحال میں کوئی بہتری آئے گی؟

جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ یہ بیٹھ کر بات کر کے دیکھ لیں کہ اگر already Act میں یہ offence موجود ہے کہ دو سال سزا ہو سکتی ہے پھر یہ اس سزا کو ایک ماہ نہ کروائیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس طرح علیحدہ سے ترمیم ہونی چاہئے تو پھر کم از کم اس میں ہی دو سال سزا اور 50 ہزار روپے جرمانہ کر لیں۔ معاملہ یہ ہے کہ اس صورتحال کو بیٹھ کر دیکھ لیں کیونکہ میں ان کی legislative effort یا initiative کو no کر کے بالکل دبانا یا reject نہیں کرنا چاہتا۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو بیٹھ کر دیکھ لیں اگر already یعنی 25 قسم کے road offences اس میں درج ہیں اور اس میں violation پر دو سال تک سزا ہے اور اگر یہ اس میں cover ہوتا ہے تو پھر اس کو ایک ماہ سزا تک non-cognizable بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہٰذا اس سے encouragement ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس کو پہلے بیٹھ کر دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس کو دیکھنے کے بعد اگر یہ اس نتیجے پر پہنچیں تو آپ next week Tuesday کو دوبارہ لے آئیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس معاملے کو سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیتے ہیں کیونکہ سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی معاملات اسی لئے جاتے ہیں آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو کوئی بزنس دیں۔ وہاں ہم سارے ممبرز دیکھ لیتے ہیں کہ آیا یہ ٹھیک ہے یا نہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! سٹینڈنگ کمیٹی میں یہ general discussion یا scope کے ساتھ نہیں جائے گا یہ صرف specific to this amendment جائے گا اور یہ ترمیم وہاں پر جا کر stand نہیں کر سکے گی یا پھر اس کے ساتھ لیڈر آف دی اپوزیشن کا بیان attach کر دیں کہ یہ general scope پر آپ اس کو refer کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017. کو next week تک کے لئے pending کر دیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! Treasury benches کی طرف سے یہ بالکل negative attitude ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! نہیں، نہیں آپ اس طرح کی بات نہ کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! ہم اس رویے پر واک آوٹ کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آوٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اس ترمیم کا کیا کرنا ہے؟ اس Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2017 کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

مسودہ قانون (ترمیم) ممانعت بچوں کی ملازمت پنجاب 2017 کو متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Mrs Gulnaz Shahzadi may move the Punjab Restriction on Employment of Children (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI: Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Employment of Children (Amendment) Bill 2017."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Employment of Children (Amendment) Bill 2017."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس میں محترمہ نے domestic labour کے متعلق یہ معاملہ اٹھایا ہے اس کے لئے گورنمنٹ پہلے سے ہی in progress ہے اور اس پر legislation لا رہی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Restriction on Employment of Children (Amendment) Bill 2017."

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر گورنمنٹ کی طرف سے legislation آ رہی ہے تو اس کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا اس کو withdraw کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میڈم! رانا صاحب کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ اس پر already legislation کرنے جا رہی ہے تو اس کو پھر آپ withdraw کر لیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ I am agreed اگر گورنمنٹ already اس چیز کو consider کر رہی ہے تو یہ پھر بہت اچھی بات ہے لہٰذا میں اس کو withdraw کرتی ہوں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ نے اپنا مسودہ قانون واپس لے لیا ہے۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلے ہم مورخہ 17۔اکتوبر 2017 کے ایجنڈے سے زیرالتواء رکھی گئی قرارداد لیتے ہیں۔ یہ زیر التواء قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے، وہ اسے پیش کریں لیکن محترمہ suspend ہیں لہٰذا اس قرارداد کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسری قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے جو کہ suspend ہیں لہٰذا اس قرارداد کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد ڈاکٹر نجمہ افضل خان کی ہے، وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کے سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کے طلباء وطالبات کے طبی معائنہ کے لئے قانون سازی کا مطالبہ

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں طلباء وطالبات کے سالانہ طبی معائنہ کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں طلباء وطالبات کے سالانہ طبی معائنہ کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں سرکاری و غیر سرکاری سکولوں میں طلباء وطالبات کے سالانہ طبی معائنہ کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ نگہت شیخ کی ہے، وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب میں عطائیت، تعویذ گنڈے اور جادو ٹونہ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کا مطالبہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائیت، تعویذ گنڈے اور جادوٹونہ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے اور اس کی تشہیر پر مکمل پابندی عائد کی جائے نیز اس گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائیت، تعویذ گنڈے اور جادوٹونہ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے اور اس کی تشہیر پر مکمل پابندی عائد کی جائے نیز اس گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

اس قرارداد کی مخالفت نہ کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ پنجاب میں عطائیت، تعویذ گنڈے اور جادوٹونہ کرنے والوں کے خلاف کریک ڈاؤن کیا جائے اور اس کی تشہیر پر مکمل پابندی عائد کی جائے نیز اس گھناؤنے کاروبار کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے۔

(قرارداد منظور ہوئی)

زیرو آر نوٹس

(کوئی زیرو آر نوٹس پیش نہ ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا

مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 25۔اکتوبر 2017 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔